

489



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
عَسَىٰ اَنْ يَّجْعَلَ لَكُم مِّنْ مَّوَدَّةٍ كَثِيْرَةٍ
مُّؤْتَمِرِيْنَ

THE ALFAZL QADIAN

الشيخان ووبار

المفصل

قاديان

کاپتہ
قادیان

۸۳۱
غلام احمد قادیانی

غلام احمد قادیانی

غلام احمد قادیانی

غلام احمد قادیانی



مہینہ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۲۶ء شنبہ ۱۰ شوال ۱۳۴۵ھ

اخبار احمدیہ

مدینہ منورہ

فہرست سائین

چونکہ مجلس مشاورت کا وقت قریب گیا ہے جو کہ مجلس مشاورت کا وقت قریب گیا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ایک تربیان تعلیم و تربیت کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے۔ کہ بہت جلد اپنی اپنی جماعت کی سالانہ رپورٹ مختصر طور پر تیار کر کے دفتر ہذا میں بھیجا کر مشکور فرمائیں۔ اس رپورٹ میں صرف ان امور کا ذکر ہونا چاہیے۔ جو جماعت کی تعلیم و تربیت کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں۔ مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت قادیان تعطیلات موسم بہار کے بعد ۱۳ اپریل کو مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کو اس مدرسہ میں داخل ہونے کے لئے بھیجتا چاہتے ہیں۔ وہ اس تاریخ تک یہاں بھیجیں۔ اور جو احباب کانفرنس احمدیہ میں شمولیت کے لئے تشریف لانا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے ساتھ لے آئیں۔ اس مدرسہ میں داخلہ کے متعلق میں اپنی طرف سے کچھ کہنا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ و توفیقہ کی طبیعت چونکہ بہت کمزور رہی تھی اس لئے حضور نے اپریل آئے ہوا کی تبدیلی کی خاطر چند دن کے لئے پٹان کوٹ تشریف لے گئے ہیں چونکہ مجلس مشاورت عنقریب منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ جس میں حضور کو بہت زیادہ معرفت و رہنمائی ہوگی۔ اس لئے بھی ضروری تھا کہ حضور چند دن آرام فرمائیں تا طبیعت کو کسی قدر طاقت حاصل ہو جائے۔ حضور نے اپنے پیچھے مولانا مولوی شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر اور امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔ میان عزیز الدین صاحب جو لندن میں احمدیہ مہینے کے ماتحت تجارتی شاخ کے اچانچ تھے۔ رحمت سال کام کرنے کے بعد واپس آگئے ہیں۔ صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی اے مبلغ مارشیل نے ۸ اپریل بعد نماز جمعہ احباب کے اصرار پر تقریر فرمائی جس میں مارشیل میں اشاعت احمدیہ کے دلچسپ بیان اور حالات بیان کئے۔ اور خدا تعالیٰ کی ان نصرتوں اور کامیابیوں کا ذکر کیا جو بارہ سال کے عرصہ میں آپ کے شامل حال رہیں۔ چونکہ بعض مقامات پر پبلنگ کی شکایت شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے ۹ اپریل تک خاص انتظام کے ماتحت انڈسٹری اور بیزنس قصبہ کی احمدی آبادی میں ایک مقررہ وقت

میں تشریح۔ اخبار احمدیہ ... مسلمانوں کو آریوں کی یورش سے بچانے کے لئے مبلغین اسلام کی جدوجہد مجلس مشاورت میں شمولیت کی اہمیت ... خواجہ کمال الدین صاحب سے ایک سوال ... مسلمانوں میں اتحاد کا احساس ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محمدی سیکم کی پیشگوئی ... اہل قلم توجہ کریں ... بلاغ وغیرہ میں طریق تبلیغ اور جناب عالی محمدی صفا کی تحریروں میں کچھ ... اہل ہمارے کی باطل کشی۔ قبول احمدیت ... اسلام اور آریہ سماج پر رد فیہ راہ دیو صاحب کے لیکچر پر نظر ... پنجاب میں جبری تعلیم کی توسیع۔ امتیازات ... خبریں ...

نہیں جانتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ و بوندہ اس بار سے میں رقم فرماتے ہیں، میں مدرسہ احمدیہ کی ضرورت کے متعلق صرف اس قدر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی کام دنیا میں کیا ہے تو اگر آپ کا وجود تیسارے اسلام میں کسی قسم کا تغیر پیدا کرنے میں کامیاب ثابت ہوا ہے تو پھر مدرسہ احمدیہ (یا ایسی ہی کسی اور درس گاہ کے بغیر چارہ نہیں) علاوہ مبلغین کی طیاری کے اس مدرسے کے طلباء، جناب یونیورسٹی کے امتحانات نوٹوی فاضل - آئیے لے۔ وغیرہ علی الترتیب پاس کر سکتے ہیں۔ اس مدرسہ کی پہلی جماعت میں وہ داخل ہو سکتے ہیں۔ جو چوتھی جماعت کا امتحان پاس کر چکے ہوں۔ شیخ عبدالرحمن مصری - ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان سکولوں سے میٹرک کا امتحان دیکر چارجی اور احمدی نوجوان طلباء کو مفید مشورہ

رکتے ہوں۔ انہیں چاہیے کہ امتحان کے نتیجے کے بعد فوراً چھ ماہ مشورہ کر لیں۔ تا ان کے مناسب حال بہتر لائن کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مشورہ دیا جاسکے۔ اور مناسب کوشش بھی کی جائے۔ مشورہ حاصل کرتے وقت مندرجہ ذیل امور متبلائے ضروری ہیں۔ کس ڈویژن میں پاس ہوئے۔ کس قدر نمبر حاصل کئے ہیں تو ہم کیا ہے۔ ذرا امت پیشہ یا غیر ذرا امت پیشہ۔ سائنس یا ادبی ہے۔ یا نہیں۔ والدین پہلے کیا کام کرتے ہیں۔ اور آئندہ ان کی کیا خواہش ہے۔ محمد صادق عفا اللہ عنہما ناظر امور عامہ۔ قادیان

جاری کر دیا جائے۔ اور سلسلہ کے حالات مجھے اطلاع دیتے رہیں۔

یہ ایک بہت بوشیلا نوجوان احمدی ہے۔ امید اس کے ذریعہ شریک میں سلسلہ کی اشاعت ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہندو مسلم خدشات کے دورہ کے متعلق جو چٹھی لکھی تھی۔ وہ رسالہ کی صورت میں طبع ہو کر نکلنے سے یہاں پہنچ گئی ہے۔ صحیح فرح کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ پانچ رسالے ایک روپیہ (مہ فرح محمولہ ایک) میں لکھے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ہندو مسلمانوں میں اس کی کثرت اشاعت بہت مفید ثابت ہوگی۔ خاکسار نے گذشتہ اعلان میں عرض کیا تھا۔ کہ جس قدر رسالے کسی ماسٹری کو مطلوب ہیں۔ وہ دفتر ہذا سے قیمتاً طلب فرمائیں۔ اور علیحدہ مراسلات کے ذریعہ بھی مختلف سیکرٹری صاحبان کو اطلاع دی تھی۔ کہ ایک مناسب تعداد خرید فرمائیں۔ طبع وغیرہ کا فرح سب دفتر ہذا کے ذمہ قرض ہے۔ جسے ادا کرنے کے واسطے میں تعداد مندرجہ اعلان کے مطابق سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں ۲۰ ماہ اپریل ۱۹۲۷ء کو دی جاوے گا۔ ہر ماہی کر کے وصول فرما کر منگور فرمائیں اگر کسی صاحب کو عذر ہو۔ تو وہ فوراً اطلاع دیں۔ تاکہ دفتر کا نقصان نہ ہو۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

جناب حکیم ابوطاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ اپنی سالانہ رپورٹ جماعت احمدیہ کلکتہ۔ صیغہ اخبارات و اشاعتات بت ۱۹۲۷ء میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مفصلہ ذیل فریڈر مختلف اخبارات اور رسالہ جات کے لئے جہاں کئے گئے۔

الفضل ۵۔ ریویو اور دو ۴۔ ریویو انگریزی ۲۰۔ نور ایک سن رائز ۶۔ احمدی گزٹ ۴۴۔ مصلح ۷۔

یہ دوسری جماعتوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔

علاقہ مدراس سے ایک صاحب نے حقیقۃ الوحی رسرہ چشم آریہ۔ آئینہ کمالات اسلام۔ ایام الصلح۔ آئینہ صداقت۔ کتب کے متعلق درخواست کی ہے۔ کہ خدمت مجھو ای جہاں یہ کیوں نہ وہ قیمت ادا کرنے سے محذور ہیں۔ اس لئے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جو درست اس طرح اشاعت سلسلہ میں صدر لینا چاہیں۔ وہ ان میں جو کتابیں ہیں۔ اس کی قیمت یا کتب دفتر ڈاک میں ارسال فرمائیں خاکسار محمد یار اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری

احمدی صاحبان جو اس سال براہ راست کراچی پر جانے والے ہیں۔ وہ اپنی آمد کی اطلاع خاکسار کو دیں۔ کوشش کی جائے گی۔ کہ احمدی صاحب ایک ہی

جہاز میں بھانڈے جایا کریں، تاکہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ایک یعنی تیسرے درجہ کا کرایہ ۱۲۰ روپیہ آمد و رفت طے ہوا ہے۔ ہر ایک حاجی اپنا چھٹی۔ چاول اور روغن زرد اگر اپنے ہمراہ لیتا آئے تو بہتر ہے۔ یہاں پر بھی ہر ایک چیز مل سکتی ہے۔ مگر درگراں۔ طالب عا۔ شیخ عبدالحمید (دہرم کوٹی) جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی مسی بدراہن ولد گھیسٹے خان قوم سہ صد صیت اور مسماۃ فضل بی بی صاحبہ زوہرہ بدراہن صاحبہ ہر دو سہ ماہی نے اپنا پانچ سلسلہ کو کو۔ صیت کی تھی۔ مگر ان کی ان کی تخیل نہیں کرائی۔ ہلاکت تین سالہ متوازن کو یاد دہانیاں کرائی جاتی رہی ہیں۔ پس ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر دو دھایا داخل دفتر کی جاتی ہیں۔ محمد سرور شاہ۔ سیکرٹری مجلس کراچی از صیغہ شہی قادیان جب کسی موصی سے ساری تفصیلات کسی طرح سے ضائع ہو جائے اور وہ جدید شہی طلب کو چاہے۔ تو ایسی درخواست کے ساتھ در رقم آئی چاہیے۔ محمد سرور شاہ سیکرٹری مجلس کراچی از صیغہ شہی

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے مفصلہ ذیل استادوں کی ضرورت ہے۔

ایک بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ایک جے۔ اے۔ وی۔ ایک ایس۔ ڈی۔ تین ٹی۔ ٹی۔ پاس۔ تنخواہ محقول حسب لیاقت بمع پراویڈنٹ فنڈ۔ درخواست کنندگان نوجوان۔ چست۔ مستعد اور کھیلوں میں حصہ لینے والے۔ درخواستیں بمع فتول اسناد بنام پنجر بہت جلد آئی چاہئیں۔ پنجر محمد دین

انجمن صاحب بیرونیات گادول میں ڈی۔ بی۔ سکولوں میں دو انٹرنس پاس یا مڈل پاس احمدی دوستوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ جیس لو پیے اور انعام دو روپے ماہوار کے علاوہ رہائش اور خوراک کا بھی اچھا انتظام ہوگا۔ ڈی۔ ٹی۔ یا ایس۔ ڈی۔ ۳۰ روپے پاس کی بھی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب مخلص احمدی ہوں۔ اور جلد سے جلد اپنی درخواستیں پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں

بندہ کو سلسلہ حقہ کے ایک ضروری کام کے لئے دو کتب یا دو کارنگس اور باران جنگ جو کہ گورنمنٹ نے بعد از جنگ عظیم مفت تقسیم کئے ہیں۔ ہر دو حصہ کی از بس ضرورت ہے جن احباب کام کے پاس ہوں وہ یا تو مجھ کو یا اپنے پتہ سے اطلاع بخشیں۔ تاکہ فرح ڈاک ارسال کر کے منگوا لی جائیں۔ عا جو۔ محمد ابراہیم سیکرٹری انجمن احمدیہ ننگرانہ صاحب

احمدیہ کے احمدی دوست مجھے اپنے بیٹوں کے بعد ابھی تک صرف ایک دست کے طاقت کا موقوفہ ہے۔ جن سے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ خاکسار سید محمد یوسف احمدی کلکتہ پتہ ۱۰/۴ بھی گریڈ ہذا احمدیہ (راچونانہ)

سعد الدین صاحب احمدی سکول اسٹریٹ جہلمی درخواست دادعا کے امتحان میں چودہویں محمد شیخ خان صاحبی

مجلس مشاورت کے نام سے اس سے پہلے بھی متعدد بار اعلان اپنی طرف سے نمائندگان کا انتخاب کر کے مطلع فرمائیں لیکن اس وقت تک صرف تینتیس انجمنوں کے نمائندوں کے نام آئے ہیں۔ چونکہ وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے دوبارہ میں اس اعلان کے ذریعہ انجمن ہائے احمدیہ کو توجہ دلانا ہوں۔ کہ جلد سے جلد اپنے نمائندوں کے ناموں سے مطلع فرمائیں والسلام خاکسار یوسف علی۔ سیکرٹری مجلس مشاورت۔ قادیان

ایک ترک بنام عو۔ بڑی بچی صاحبہ۔ مفتی محمد صادق صاحب کے ذریعہ امریکہ میں احمدی ہوئے تھے۔ حال میں ان کا خط شریک سے آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔ اب میں امریکہ سے اپنے وطن واپس آ گیا ہوں۔ یہاں میں نے شادی کر لی ہے۔ اور اپنے بھائی۔ بہنوں اور بیوی کو احمدیت کی تبلیغ کر رہا ہوں۔ امید ہے۔ وہ سب جلد اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر کے داخل سلسلہ حقہ ہو جائیں گے۔ رسالہ ریویو آف ریلیجز۔ میری نام

کتابوں کیلئے درخواست

آئینہ کمالات اسلام۔ ایام الصلح۔ آئینہ صداقت۔ کتب کے متعلق درخواست کی ہے۔ کہ خدمت مجھو ای جہاں یہ کیوں نہ وہ قیمت ادا کرنے سے محذور ہیں۔ اس لئے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جو درست اس طرح اشاعت سلسلہ میں صدر لینا چاہیں۔ وہ ان میں جو کتابیں ہیں۔ اس کی قیمت یا کتب دفتر ڈاک میں ارسال فرمائیں خاکسار محمد یار اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری

احمدی صاحبان جو اس سال براہ راست کراچی پر جانے والے ہیں۔ وہ اپنی آمد کی اطلاع خاکسار کو دیں۔ کوشش کی جائے گی۔ کہ احمدی صاحب ایک ہی

مجلس مشاورت کے نام سے اس سے پہلے بھی متعدد بار اعلان اپنی طرف سے نمائندگان کا انتخاب کر کے مطلع فرمائیں لیکن اس وقت تک صرف تینتیس انجمنوں کے نمائندوں کے نام آئے ہیں۔ چونکہ وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے دوبارہ میں اس اعلان کے ذریعہ انجمن ہائے احمدیہ کو توجہ دلانا ہوں۔ کہ جلد سے جلد اپنے نمائندوں کے ناموں سے مطلع فرمائیں والسلام خاکسار یوسف علی۔ سیکرٹری مجلس مشاورت۔ قادیان

ایک ترک بنام عو۔ بڑی بچی صاحبہ۔ مفتی محمد صادق صاحب کے ذریعہ امریکہ میں احمدی ہوئے تھے۔ حال میں ان کا خط شریک سے آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔ اب میں امریکہ سے اپنے وطن واپس آ گیا ہوں۔ یہاں میں نے شادی کر لی ہے۔ اور اپنے بھائی۔ بہنوں اور بیوی کو احمدیت کی تبلیغ کر رہا ہوں۔ امید ہے۔ وہ سب جلد اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر کے داخل سلسلہ حقہ ہو جائیں گے۔ رسالہ ریویو آف ریلیجز۔ میری نام

مجلس مشاورت کے نام سے اس سے پہلے بھی متعدد بار اعلان اپنی طرف سے نمائندگان کا انتخاب کر کے مطلع فرمائیں لیکن اس وقت تک صرف تینتیس انجمنوں کے نمائندوں کے نام آئے ہیں۔ چونکہ وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے دوبارہ میں اس اعلان کے ذریعہ انجمن ہائے احمدیہ کو توجہ دلانا ہوں۔ کہ جلد سے جلد اپنے نمائندوں کے ناموں سے مطلع فرمائیں والسلام خاکسار یوسف علی۔ سیکرٹری مجلس مشاورت۔ قادیان

الفضل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یوم شنبہ - قادیان دارالامان - ۱۲ اپریل ۱۹۲۴ء

مسلمانوں کو آریوں کی یورٹن سے بچانے کیلئے

مبلغین اسلام کی جدوجہد

ضروری مقامات کا سائنہ کرنا ہے۔ پیر صاحب پہنچ گئے ہیں اور برہمن بڑیہ کے مرکز سے کام شروع کر دیلے۔

بنگال :- نواح کلکتہ کے تہ گروں میں سے بعض لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ خطرہ تھا کہ سب لوگ ہی ضائع نہ ہو جائیں۔ اس لئے مسلمانوں کی سفقہ کشش سے آئندہ ارتداد رک گیا ہے۔ بنگالی زبان میں ایک ریگٹ ارتداد ارتداد کے لئے شائع کیا گیا ہے :-

سندھ :- ایک قوم پرشہمی سجادوں سے ڈال رہی ہے۔ مگر مسلمانوں کو خطرہ سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور خدا کا اصرار ہے۔ کہ بیداری کے سانان ہیں۔ دیگر مبلغین اپنے مقامات پر ضروری جدوجہد کر رہے ہیں :-

دکن :- بعض ہندو فقرا کے اسلام لانے اور تبلیغ کے کام کے ترقی کر جانے سے ہندوؤں کی مخالفت ترقی پر ہے۔ مگر اللہ کا اصرار ہے۔ کہ سداقت اسلام اپنا اثر کر رہی ہے۔

اچھوت اقوام :- اچھوت اقوام کے سوال کا حل بھی سچا جا رہا ہے۔ اور انہی اقوام سے مسلمان شدہ مبلغین ان کے درمیان کام کر رہے ہیں۔ علاوہ انہی اقوامی شہدرا نند صاحب جو ہندوؤں سے اچھوت لوگوں کو حقوق دلوانے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

تعاون کیا جا رہا ہے۔ اور مبلغ بالندہ ہر میں ان کے جلسوں کی ہدایت ایک محوذا احمدی راجپوت نے کی۔ اور نائید انہی سے وہاں کی ادنیٰ اقوام کے بعض آدمی جو شہدی پر تیار تھے۔ روک گئے۔ ہم عام مسلمان بیکار کو بھی مشورہ دیتے ہیں۔ کہ سوچی شودرا نند کی مدد کریں اور مظلوم اچھوت کہلانے والی اقوام کو بھانسنے میں ان سے تعاون کریں :-

ہم نے اپنے مبلغین کو ہدایت کر دی ہے کہ حالات ہماری ہدایت کی نواکت کو مد نظر رکھ کر کوئی فرقہ دارانہ مناقشہ درمیان نہ آئے ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لیواؤں کی خدمت کو اپنا فخر سمجھیں۔ اور ہر ممکن طریق سے مسلمانوں کی مدد کریں۔ اور ان کو دشمنوں کی زد سے بچائیں۔

اللہ نند کہ ان ہدایات پر عمل کیا جا رہا ہے۔ گو حضرات کا کامل انسداد نہیں ہو سکتا۔ جب تک شہدی کا مقابلہ پورے سانان سے نہ کیا جائے۔ اور اسپر بڑا وہیہ صورت ہو نہ ہے۔ جو ہمارے پاس آریوں کی طرح نہیں تاہم باوجود اپنی غیر ملکی ذمہ داریوں کے ہم ہندوستان میں پوری تہن دہی سے کام کر رہے ہیں۔ اور علاوہ ہر علاقہ کے مقامی مبلغین کے مرکزی مبلغین کو جہاں ضرورت ہو۔ بھیج دیا جاتا ہے :-

مسلمانوں کو جہاں آریوں کے مقابلہ کے لئے اصرہی مبلغین کی ضرورت ہو۔ دال کے لئے کو یہ بھیجا کر منگائے ہیں۔ جلد سے جلد کچھ کی کوشش کی جائیگی۔ لیکن چاہتک ممکن ہو۔ مباحثہ یا لیکچر کی مقررہ تاریخ سے کچھ دن قبل اطلاع دینی چاہیے۔ تاکہ برآسانی انتظام کیا جاسکے۔ ناظر عدویہ

قادیان

ہندوؤں سے ... آریہ کو بلایا تھا۔ اس کے بعد سے ... کے مسلمانوں عقیدے سے فراب نظر آتے ہیں۔ بلکہ سچ تو یوں ہے۔ یہاں کی کشتی اسلام غرق ہوتی نظر آتی ہے۔ کوئی شیدائی اسلام اس کشتی کا ناسخا بکنہ غرق ہونے سے بچا لیوے (۳) ہماری حالت ہسپانیہ کی سی ہے۔ المدد!

ہماری اس آریہ سلج کی طرح مال ہم کیا کر رہے ہیں کثرت سے نہیں۔ اور گروہوں کے چھڑانے اور مالی امداد دینے میں ہم آریہ حملہ کاروں کی بہ ترکی جو آریہ نہیں دے سکتے۔ مگر مسلمان بیکار کو یہ بتادینا چاہتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل سے خود کے حملہ کی روک تھام ایک باقاعدہ نظام کے ساتھ جاری ہے۔ جس میں آریہ اور باقاعدہ مبلغین بڑی مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ بعض ریپوٹوں سے چند فقرات نقل کئے جاتے ہیں۔ تاہم اسے کام کی نوعیت کا علم ہو۔

علاقہ ارتداد یوپی :- میں نے ایام زیم پورٹ میں۔ سپریمیل کا سفر کیا۔ اس میں سے صرف ۱۰۷ میل ریل کا سفر تھا۔ علاوہ تبلیغ اسلام مسلمان امراء اور عوام کو شہدی کے خطرات سے آگاہ کیا۔ اور خدا کے فضل سے امید ہے۔ کہ ... مقامات جن کے شہدی کی آگ میں جلنے کا خطرہ تھا۔ اب محفوظ رہیں گے۔

(۲) تمام مسلمان متفقہ طور پر مرتدین کو واپس لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور کوئی فرقہ دارانہ سوال اصل مقصد کے حصول میں حائل نہیں۔ ہمیں کامیابی کی امید ہے۔ انشاء اللہ۔

(۳) ... خاں مکانہ کو ساتھ لے کر ... وغیرہ دیہات کا دورہ کیا۔ اور یقین دلانا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہدی سنگٹھن کا اثر ذائل ہو رہا ہے۔

(۴) مراد آباد میں مسلمانوں کو آریہ سلج نے تنگ کر رکھا تھا آخرش ہمارے آریہ چار مبلغ پہنچ گئے۔ اور آریہ سلج کا منہ بند کر کے اسلام کی عورت رکھی گئی :-

مشرقی بنگال :- میں نے ایک ٹومیل کا دورہ کیا ہے۔ اور

ہندوستان میں شہدی

بکس طرح ہو رہی ہے

مخالفین اسلام خصوصاً آریہ سلج نے عام ہندو امداد سے ملنے کے بعد ہر حصہ میں مسلمانوں کی تعداد گھٹانے اور ہندو آبادی بڑھانے کی کوششیں اور ہر طرح مسلمانوں کو تنگ کرنے کی تدابیر بڑے پیمانہ پر جاری کر دی ہیں۔ بعض ایسے ریاست۔ ہندو امراء اور ان کے ہم مذہب حکام ظاہر و خفیہ امداد سے اس مقصد میں دشمنان اسلام کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ ہمارے پاس ہر حصہ سے جو رپورٹیں آتی ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کوششیں بڑے پیمانہ پر جاری ہیں۔ ان میں بعض قادیان ریاست۔ سرکاری عہدہ داران۔ دکلاور۔ عام امراء۔ دوسا دوسا بکاران کا بڑا دخل ہے۔ خطرناک پہلو یہ ہے کہ شہدی جو علیحدہ تھے۔ اب آریہ سلج کا ساتھ سے لے رہے ہیں۔ اور ہر ممکن طریق مسلمانوں کی بیخ کنی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

علاوہ اسلام و باقی اسلام پر غلط باتوں کی اشاعت کے قرض خواہوں کا دباؤ۔ جموں کے مقدمات۔ مارپیٹ۔ جبر۔ مال۔ ملازمت کا بلج اور دکلاور کا بلا معاوضہ مدد دینا چند ذرائع ہیں۔ جو آریہ سلج کے کارکن شہدی کے لئے استعمال کر رہے ہیں :-

ہماری مشکلات

جن مشکلات کا تمام مسلمانوں اور احمدی کارکنان دعوت و تبلیغ کو سامنا ہے۔ ان کا اندازہ کرنے کے لئے دو تین خطوں کا اقتباس ملاحظہ ہو۔

(۱) موضع ... میں ... خاں کے ارتداد کے لئے آریہ کوشش کر رہے ہیں۔ اس پر ہر طرح کا دباؤ ڈالا جا رہا ہے جو کھاس کا اثر کئی دیہات پر ہے۔ اس لئے دشمن ہر حید سے کام لے رہا ہے۔ اس پر پانچ ہزار روپیہ قرض ہے۔ شہدی سچا اور اس کا قرض اتارنے اور مالی امداد دینے کے وعدے دیکر اسے خریدنا چاہتی ہے۔

(۲) مقام ... ضلع ... ہندوؤں کی مالی حالت اچھی ہے

مجلس مشاورت میں شمولیت کی اہمیت

جو اصحاب گذشتہ چند سالوں سے مجلس مشاورت میں شریک ہو رہے ہیں۔ اور جنہوں نے اس مجلس کی رپورٹیں پڑھی ہیں۔ وہ باسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق رکھنے والے کیسے کسی اہم امور میں پیش قدمی کرتے اور انہیں سر انجام دینے کی تجاویز سوچتے اور ان پر غور کرنے کے لئے کتنی محنت اور مشقت برداشت کی جاتی ہے۔ اعلیٰ کلمتہ اللہ میں جو روکاؤں اور مشکلات سواہ ہوتی ہیں۔ ان کے ہٹانے اور منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے کس قدر دماغ سوزی سے کام لیا جاتا ہے جماعت کی اپنی تنظیم تعلیم و تربیت اور احکام شرعی کی پوری پوری پابندی کی خاطر کتنی ضروری تجاویز پر تنقید ہوتی ہے۔ پھر ان سب باتوں سے بڑھ کر وہ ٹریننگ ہے۔ جو حضرت فلیقہ ایشیائی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کے ہر فرد میں جانتے اور صحیح حریت و آزادی پیدا کرنے اور سلسلہ کے اہم امور سر انجام دینے کے قابل بنانے کے متعلق کرتے ہیں۔ کونسا احمدی ہے۔ جو یہ نہ چاہتا ہو۔ کہ بڑی سے بڑی دینی خدمات سر انجام دینے کا اسے موقع نصیب ہو۔ اور کونسا احمدی ہے۔ جس کی یہ خواہش نہ ہو۔ کہ اس کا وجود سلسلہ احمدیہ کے مفاد اور اغراض کے لئے مفید ترین وجود ثابت ہو۔ اگر ہر ایک کی یہی خواہش ہے۔ اور یہی ہونی چاہیے تو غور فرمایئے مجلس مشاورت میں شمولیت کس قدر ضروری ہے۔ جس کی غرض وفایت ہی یہ ہے۔ کہ ہر مقام کے چیدہ چیدہ افراد کی ایسی تربیت ہو۔ کہ ان کے وجود نہ صرف اپنے مقام کے لئے بلکہ تمام جماعت کے لئے بہترین وجود ثابت ہوں۔ اور جو کچھ انہیں سکھایا اور بتایا جائے۔ اسے وہ اپنے دوسرے بھائیوں تک پہنچائیں۔ اور اپنے نمونہ اور کوشش سے اس پر عمل کرائیں۔ پھر مجلس مشاورت میں ہی شریک ہو کر معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ فرسٹ کلاس کے کرم ٹھہرے ہوتے ہیں۔ اور جسے سر انجام دینے کے لئے ہم پہلے برپے خدا تعالیٰ کے تین مقدس بندوں کے ہاتھ پر اقرار کر چکے ہیں۔ اسے کس حد تک ہم نے ادا کیا ہے اور کس قدر ادا کرنا باقی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جب تک ہمارے پیش نظر اپنی زندگی کے اس اہم فرض کے دونوں پہلو نہ ہوں۔ اس وقت تک ہمارا قدم آگے کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔ اور نہ وہ جوش اور دلاور پیدا ہو سکتا ہے۔ جو عظیم الشان کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ پس ہر ایک احمدی انجمن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے میں سے بہترین فرد کو اپنا نمائندہ بنا کر مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے روانہ کرے۔ تا وہ مجلس کے صحیح اثرات اور نتائج اخذ کر کے اپنی انجمن کے دیگر افراد کو عمدہ طریق سے آگاہ کر سکے۔ اور ان کے جوش اور فداکاری کو بڑھائے۔

اگر کسی انجمن کی طرف کوئی نمائندہ نہ لے یا بہترین آدمی نہ لے۔ اور نام کے طور پر کسی آدمی کو بھیج دیا جائے۔ تو اس سلسلے کے کیا سہا جائے گا۔ کہ اس انجمن کو سلسلہ کے اہم امور سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اور وہ ترقی کی طرف قدم بڑھانے کی بجائے تنزل کی طرف رخ کئے ہوئے ہے۔ اگر کوئی انجمن بھی اپنے متعلق یہ سننا گوارا نہیں کر سکتی۔ تو چاہیے کہ بہترین نمائندہ مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے بھیجے جائیں۔ جو نہ صرف اپنی جماعت کے حالات پوری پوری واقفیت رکھتے ہوں۔ بلکہ گروہوں کے حالات تک بھی آگاہ ہوں۔

امید ہے کہ تمام احمدیہ جماعتیں اس اہم امر کو اتنی وقت دیتی۔ جس کا یہ مستحق ہے۔ اور ہر مقام سے احمدی نمائندے شرکت کے لئے تشریف لائیں گے۔

خواجہ کمال الدین صاحب کے ایک سوال

غیر سابع اصحاب کے باہمی اختلافات کو افسوسناک حد تک پہنچا دینے اور دل آزاری کے نت نئے طریق ایجاد کرنے سے تنگ آکر کئی مقامات کے احمدیوں نے حضرت فلیقہ ایشیائی ایدہ سے غیر مبایعین کی اقتدا میں نماز نہ پڑھنے کی اجازت طلب کی لیکن حضور نے منظور نہ فرمایا۔ اور یہی جواب دیا۔ کہ جب تک رفع احمدی کہلاتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اس کے مقابلہ میں غیر مبایعین کو دیکھئے۔ جہاں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح ارشاد کے خلاف غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز قرار دے رہے ہیں۔ وہاں مبایعین کے پیچھے نماز پڑھنا ان کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ چنانچہ چند ہی دن ہوئے۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنے ایک مضمون میں کہا۔

”ہم بعض کے پیچھے اس لئے نماز نہیں پڑھتے۔ کہ وہ احمدی نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ کفر اہل قبلہ ہے۔ ہم قادیان کے احمدیوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے۔ کیونکہ وہ اہل قبلہ کے مکفر ہیں“

اسپر اہل حدیث (۲۵) ماہیچ نے خواجہ صاحب کے حسب ذیل سوال کیا ہے۔

”آپ جو قادیانیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع جانتے ہیں تو آپ کے نزدیک ان تینوں مراتب میں سے کس مرتبے میں ہوتے۔ اگر یہ مومن ہیں یا فاسق بھی ہیں۔ تو آپ ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ہیں؟ اور اگر آپ ان کو بوجہ تکفیر کے کافر جانتے ہیں۔ تو آپ نے جس دروازہ کو بند کرنے کے لئے آواز اٹھائی تھی۔ خود بھی اسی میں داخل ہو گئے۔ یعنی آپ نے بھی اہل قبلہ کو کافر کہا۔ پھر کیا دیگر

مکفرین آپ کو یہ نہ کہیں گے۔
اس گناہیت کہ در شہر شہر شہر کنسند“

جناب خواجہ صاحب ہیں جو چاہیں۔ تزار دیں۔ ہم تو انہیں اس وقت تک احمدی ہی کہیں گے۔ جب تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کا دعویٰ کرینگے۔ ہاں یہ ضرور کہیں گے۔ کہ جو وہ وہ ہمارے خلاف چلانا چاہتے ہیں۔ اس کی زد سے وہ خود بھی نہیں بچ سکتے۔ جیسا کہ اہل حدیث کے اس سوال سے ثابت ہے۔ جو اوپر درج کیا گیا ہے۔

مسلمانوں میں اتحاد و احساس

یہ ایک خوشی کی بات ہے۔ کہ ایسے وقت میں جبکہ مخالفین اسلام پورے ساز و سامان اور مکمل تیاری و انتظام کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی تحریک ترقی کر رہی ہے۔ اخبار پیسہ نے سرحد کو رم کے شیعہ سینوں میں قساد کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔

”سرحد کے ذمہ دار مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے رُوح سے فریقین کو اس برادر کشی سے روکیں۔ شیعہ۔ سنی۔ جعفری۔ بٹالی اور احمدی وغیرہ ہندوستان کے اندر اور باہر ہر چند کہ فروعاً شبہی میں کچھ اختلاف رکھتے ہیں۔ لیکن در حقیقت سب ایک خدا۔ ایک سول۔ ایک قرآن۔ ایک کلمہ اور ایک قبلہ کے معتقد ہیں۔ پس آپس میں لڑائیوں اپنی طاقت اور طاقت کو ضائع کرتے ہیں۔ جسے اپنے مخالفوں کے خلاف میدان تدبیر میں خرچ کرنے کے سونے محتاج ہیں“

اسپر شیعہ اخبار ”در تحیف“ (یکم اپریل) نے بھی ضرورت اتحاد تسلیم کرتے ہوئے کہا ہے۔

”اس وقت مخالفین اسلام۔ اسلام پر سختی سے حملہ آور ہیں۔ اور اسلام کے نام لیواؤں کو دنیا سے نیست نابود کرنے پر تڑپے ہوئے ہیں۔ کاش! کہ مسلمان بھی ایک دل و یک زبان ہو کر اخبار کے حملوں کا جواب دیں“

اسی طرح اگر مسلمانوں کے ہر طبقہ اور ہر فرقہ میں اتحاد کا احساس پیدا ہو جائے۔ اور مخالفین اسلام کے اندفاع کے لئے متحدہ سرگرمی سے کام لیا جائے۔ تو حضور نے ہی عرصہ میں اس کے نہایت خوشگوار نتائج دیکھو جاسکتے ہیں۔ آپس کے اختلافات کے ارتفاح کے لئے اگر نیک نیتی اور دیانتداری کو کام میں لایا جائے۔ تو جلد اس کے کسی قسم کی بد مزگی پیدا ہو۔ آپس کے اتحاد کی سبیل پیدا ہو جاتی ہے لیکن انہوں نے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مولویوں کا ایک گروہ ایسا ہے جو اپنا سب سے بڑا فرض مسلمانوں کو ایک دوسرے سے لڑانا اور برسر پیکار رکھنا سمجھتا ہے۔ ان مولویوں کے اپنے مرکز دیوبند کی ان دنوں جو حالت

یہ بات اس بات کی ہے کہ قادیانیوں نے قادیان اور دیگر علاقوں میں کئی کئی ایسی باتیں کہیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محمدی بیگم کی پیشگوئی

ایک صاحب نے جو احمدیت کے متعلق تحقیقات کر رہے ہیں، لکھا ہے۔ محمدی بیگم والا معاملہ حضرت مرزا صاحب کی شخصیت پر بدنامی ہے۔ اس کی مکمل تشریح کی جائے۔ اس نے ان کے لئے اور دیگر ایسے لوگوں کے لئے جو نیک نیتی سے اس معاملہ کو سمجھنا چاہیں۔ ذیل کا مضمون لکھا گیا ہے:

یہ فقرہ کہ محمدی بیگم والا معاملہ بدنامی ہے۔ خود تشریح طلب ہے۔ کہ کس پہلو کے لحاظ سے بدنامی ہے۔ آیا مذہباً۔ عقلاً۔ عرفاً یا کسی اور پہلو کے لحاظ سے۔ اگر ان تینوں پہلوؤں کے لحاظ سے بدنامی ہے۔ تو محمدی بیگم والے معاملہ کے بدنامی دھبہ ہونے کی وجہ سے چاہیے تھا۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے متعلق پیشگوئی کی اور اس وقت آپ تنہا اور اکیلے فرد واحد کی حیثیت میں تھے۔ آپ کے پیشگوئی کرنے کے بعد مذہب والوں۔ عقل والوں۔ عرف والوں سے کوئی بھی آپ کو قبول نہ کرتا۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ آپ کو ہر طبقہ کے لوگوں نے قبول کیا۔ اور ہوتے ہوئے آخر قبول کرنے والوں کی تعداد کئی لاکھ افراد تک پہنچ گئی۔ اور دنیا جانتی ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے والے مذہب اور عقل اور عرف تینوں چیزوں کے انسان ہیں۔ پس اگر محمدی بیگم والا معاملہ حضرت مرزا صاحب کی شخصیت پر بدنامی سمجھا جاتا۔ تو اتنی شخصیتیں آپ کی شخصیت پر زبان ہونے کے لئے تیار کیونکر ہو جائیں۔ خصوصاً محمدی بیگم کے اقارب اور رشتہ داروں کا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا اس پیشگوئی کے متعلق اعتراض کریں تو لوگ کہیں گے۔ خود مضبوطی سے حضرت مرزا صاحب نے تو پیشگوئی ہی کی۔ اور وہ بھی بعض شرائط کے لحاظ سے علم الہی کے مطابق ظہور میں آکر حضرت مرزا صاحب کے نکاح میں آنے سے رہ گئی۔ لیکن اگر یہ امر بدنامی سمجھا جائے تو اعتراض کریں تو ان کے نزدیک تو حضرت زینب کا نکاح شروع زمانہ نبوت سے لے کر آج تک قابل اعتراض اور بدنامی سمجھا جاتا ہے۔ سو چشم بد اندیشی کی بد نظری کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

یاں اگر محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق تشریح مطلوب ہو تو ان کے لئے اجماعی لٹریچر کا مطالعہ کافی ہے۔ خصوصاً ان ٹریکٹوں اور کتبوں کا مطالعہ جو بالخصوص اسی موضوع پر لکھ کر شائع کئے گئے۔ اور جو قادیان کے تاجران کتب سے مل سکتے ہیں۔

محمدی بیگم نکاح کی پیشگوئی کے متعلق ذیل کے چند امور کو مد نظر رکھنا بھی اس معاملہ کے علم کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔

محمدی بیگم کے متعلق پیشگوئی کیوں گئی

ذیل کی عبارت جو آپ کی کتاب یا آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۳۲ پر ہے۔ پیش نظر رکھنی چاہیے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

اس پیشگوئی کی بنیاد نہیں تھی۔ کہ خواہ خواہ میرزا احمد کی بیٹی کی درخواست کی گئی تھی۔ بلکہ یہ بنیاد تھی۔ کہ یہ فریق مخالف جن میں سے مرزا احمد بیگم بھی ایک تھا۔ اس عاجز کے قریبی رشتہ دار گردین کے سخت مخالف تھے۔ ایک ان میں سے عداوت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا۔ کہ اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو علانیہ گامیاں دیتا تھا۔ اور اپنا مذہب دھریہ رکھتا تھا۔ اور نشان کے طلب کے لئے ایک اشتہار بھی جاری کر چکا تھا۔ اور یہ سب مجھے مکار خیالی کرتے تھے اور نشان مانگتے تھے۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ ان پر اپنی محبت پوری کرے۔ سو اس نے نشان دکھلانے میں وہ پہلو اختیار کیا۔ جس کا ان تمام بیدین قرائتوں پر اثر پڑتا تھا۔ خدا ترس آدمی کچھ سکتا ہے۔ کہ موت اور حیات انسان کے اختیار میں نہیں۔ اور ایسی پیشگوئی جس میں ایک شخص کی موت کو اس کی بیٹی کے نکاح کے ساتھ جو غیر سے ہو دالبتہ کر دیا گیا۔ اور بہت کی حد قدر کر دی گئی۔ انسان کا کام نہیں ہے۔۔۔۔۔ جب تک اس لڑکی کا کسی دوسری جگہ نکاح نہ کیا گیا۔ مرزا احمد بیگم زندہ رہا۔ اور پھر ۱۸۹۲ء میں احمدی بیگم نے اس لڑکی کا ایک جگہ نکاح کر دیا اور یہی وہی پیشگوئی کے تین برس کے اندر یعنی نکاح سے چوتھے مہینہ میں جو ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء کو فوت ہو گیا۔

پھر یہ امر قابل غور ہے۔ کہ محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق پیشگوئی کرنا کیا کسی نفسانیت کی بنا پر ہو سکتا ہے۔ سو اس کے متعلق حضرت مرزا صاحب کی ذیل کی عبارت کو پڑھ لینا کافی ہے۔ جو آئینہ کمالات کے صفحہ ۲۸ پر ہے۔ وہ ہوندا۔

”پیشگوئی اس زمانہ کی ہے۔ کہ جب کہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تھی۔ یعنی اس زمانہ میں جب کہ لڑکی آٹھ یا نو برس کی تھی۔ تو اس پر نفسانی اثر کا گمان کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔“

پیشگوئی کی اصلی غرض

پھر اصل مقصود اور غرض پیشگوئی کی سمجھنا ضروری ہے کہ وہ کیا تھی حضرت مرزا صاحب اپنی کتاب انجام انجم میں اس پیشگوئی کا اصل مقصد بالفاظ ذیل تحریر فرماتے ہیں: ”وکان اصل المقصود احوالہ وکان علیہ ملاحظہ یعنی اصل مقصد پیشگوئی کا ان رشتہ دار مخالفوں کی بوجہ ان کی شرارت کے ہلاکت تھی۔ اور اس امر ہلاکت

کا دار و مدار پیشگوئی کا قرار دیا گیا تھا۔ اسی ہلاکت کی توضیح میں ایک اہم شائع کیا ہے۔ جو کتاب آئینہ کمالات کے صفحہ ۵۶۹ پر بالفاظ ذیل درج ہے۔

”سننظرو ما فعل ہم وکنا علی کل شئی قادرین انی اجعل نسائهم اراامل وبنائهم یتامی و بیوتہم مخریبتہ لیبذ و قواظعہ ما قالوا و ما کسبوا و لکن لا اھلکم دفعۃ واحده بل قلیلاً قلیلاً لعلہم یرحون و یکنون من التوابین“

یعنی تو عنقریب دیکھ لے گا۔ جو کچھ کہ میں ان سے ہلاکت کی صورت میں معاملہ کرنے والا ہوں۔ ہم ہر چیز پر قادر ہیں۔ میں ان کی عورتوں کو بیوہ۔ اور ان کے بچوں کو یتیم اور ان کے گھروں کو دیرینہ کردوں گا تا وہ اپنے ظالمانہ قول و فعل کا مزہ چکھیں۔ لیکن میں انہیں بیکارگی ہلاک کرنا نہیں چاہتا۔ ہاں آہستہ آہستہ کچھ دفعہ کے ساتھ انہیں ہلاک کروں گا۔ تا وہ جو باقی رہ جائیں۔ اس ہلاکت کے عبرت ناک نمونوں سے شرارت سے باز آکر خدا کی طرف رجوع کریں اور توبہ کرنے والے بنیں۔

ایسا ہی ایک اور اہم ہے۔ جس میں توبہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

ایتھا المرثۃ توبی توبی فان السلام علی اعقابہ۔ اس اہم میں ایک باوجاہت عورت کو مخاطب کیا ہے۔ جس کا سارے کتبہ پر اثر تھا یعنی مرزا نظام الدین اور امام الدین کی والدہ اور مرزا احمد بیگم کی ساس۔ اور محمدی بیگم کی نانی ہے۔ مخاطب کر کے فرمایا۔ اسے عورت توبہ کر توبہ کر ورنہ بلا عتبری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر پڑنے کو ہے۔

اہامات کا اثر

اس امر کو دیکھنا چاہیے۔ کہ ان اہامی الفاظ کا بیوہ اور بچے یتیم اور گھر دیران ہو گئے۔ اور آج اس سارے کتبہ سے جو مرزا نظام الدین۔ امام الدین۔ کمال الدین وغیرہ مخالفین کا تقاضا صرف ایک بچہ رہ گیا۔ اور وہ بھی آج خدا کے رحم و کرم سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہے۔ باقی احمدی بیگم کی بیوی اس کے بچے اور بعض لڑکیاں اور بعض دوسرے رشتہ دار جو چودہ پندرہ کی تعداد میں ہیں۔ وہ بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو چکے۔ گویا ایک طرف ہلاکت کا اندازی نشان ظہور میں آیا۔ تو دوسری طرف توبہ اور رجوع کا فائدہ اٹھانے والوں نے توبہ اور رجوع سے اہامی الفاظ کی ایک غرض پیش کردہ کو پورا کیا اور تصدیق کی۔

محمدی بیگم کے رشتہ داروں کا احمدی ہونا

پھر اس امر کو بھی سمجھنا چاہیے کہ محمدی بیگم کی پیشگوئی جب کہ محمدی بیگم کے کتبہ کے لئے قابل اعتراض نہیں ہوئی۔ ورنہ وہ احمدیت کو قبول نہ کرتے تو دوسرے لوگوں کا اس پر اعتراض ہونا کیا اس سے مدعی مست گواہ حجت والی مثال

صادق نہ آئی۔ خود محمدی بیگم اور اس کے شوہر مرزا سلطان محمد صاحب حضرت مرزا صاحب کے مخالف نہیں۔ چنانچہ مرزا سلطان محمد صاحب کی تحریر شائع شدہ ہے جس میں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ مجھے مرزا صاحب سے کسی قسم کی مخالفت نہیں اور نہ ہی محمدی بیگم والی پیشگوئی میرے لئے روک ہے۔ اور یہ کہ میں جناب مرزا صاحب کو خدا کا پارسا بزرگ اور صالح بندہ سمجھتا ہوں۔ اس کی تحریر کا عکس موجود ہے۔

وعید میں تبدیلی

پھر یہ امر بھی مد نظر رکھنا چاہیے کہ محمدی بیگم کا نکاح وعدہ تھا۔ اور مرزا سلطان محمد صاحب کی بلاکت وعید تھی۔ اور نکاح کا وقوع مرزا سلطان محمد صاحب کی بلاکت کا متفقہ تھی۔ اور اس صورت میں نکاح کا وعدہ مشروط بوتوقع وعید تھا۔ جب مرزا سلطان محمد صاحب کے اندر تبدیلی پیدا ہو گئی۔ تو بوجہ ارشاد و آئین ابتدائی کہ اللہ لا یتوب علی من یبدل عہدہ یا یسویہا ما بانفسہم اس وعید بلاکت میں بھی تبدیلی پیدا ہو گئی۔ اور پھر حسب تفسیر مسلمہ اذا فانت المنشرط فان المنشرط و پیشگوئی کا معاملہ شرط کے مطابق ظہور پذیر ہو گیا۔ مرزا سلطان محمد صاحب کو ہندوؤں اور مسلمانوں کا ہزاروں لاکھوں روپوں کے طبع کے ساتھ حضرت مرزا صاحب پر نانش کے لئے براہیکھتہ کرتا اور بھارت اور بادجووان حالات کے مرزا سلطان محمد صاحب کو اپر نانش کرنے اور مخالفت کرنے بلکہ تکذیب کے اظہار کرنے سے باز رہنا کیا یہ معمولی سی بات ہے۔

وعید میں کتنا ہے

اب یہ دیکھنا ہے کہ کیا وعید میں کتنا ہے۔ قرآن کریم کی رو سے ثابت ہے کہ وعید میں کتنا ہے اور میں جانتا ہے۔ حضرت یونس کی پیشگوئی جو وعید پر مشتمل تھی۔ باوجودیکہ اس میں شرط ربوع کا بھی ذکر نہ تھا۔ تاہم قوم یونس نے جب اپنی حالت کو بدل لیا۔ تو وعید کا وقوع بھی روک دیا گیا۔ پھر قرآن میں فرعون کی لوگوں کا ذکر آتا ہے کہ عذاب ان سے محض اس لئے دور کر دیا گیا کہ انہوں نے یا صاحب ادعانا کی درخواست میں سیلان ظاہر کیا۔ اور وہ بھی ساحر کے خطاب سے جس سے اد نے درجہ کا میلان ظاہر ہوتا ہے اس سے بھی بڑھ کر قرآن کریم میں اس قانون کو پیش کرنا کہ ان یات کا ذبا نعلیہ کن بہ دان یات صادقاً یصیبکم بعضہم الذی بیئکم دسورہ مؤمن یعنی مدعی نبوت اگر جھوٹا ہے۔ تو اس کے جھوٹ اور افرا کا وبال اسی پر پڑے گا۔ یعنی قد خاب من افتتری کے قانون کے ماتحت وہ فاش خاص ہو کر رہے گا۔ اور اس سے بھی بڑھ کر تم لفظنا عنہ الوتین کے قانون کے نیچے عہد تقویٰ کی سزا میں ہلاک کیا جاوے گا۔ ہاں اگر مدعی نبوت اپنے دعویٰ میں صادق اور امتنا ہے۔ تو وہ اس صورت میں بھی صادق ہی ٹھہرے گا۔ جبکہ اس کی تکذیب اور مخالفت کرنیوالوں

کے متعلق جو وعید اس نے پیش کی۔ اور پیشگوئی کے طور پر قبل وقت شائع کئے۔ ان میں سے بعض کا ظہور ہو جائے۔

پیشگوئی کا نسخ اور محو ہونا

یہ امر بھی واضح رہے کہ قرآن کریم میں آیت **ما یصلون کے رو سے بعض وعید علم الہی کے مطابق ایسے طور سے ظہور میں آتے ہیں۔ کہ جس طرح لوگوں نے انہیں سمجھا ہوتا ہے اس طرح ظہور میں نہیں آتے۔ حضرت مرزا صاحب کی کوئی ایک پیشگوئی بھی ایسی نہیں جو اہامی الفاظ کے خلاف یا اس شرط کے خلاف ہو۔ اہامی الفاظ میں پیش گوئی ظاہر ہوئی ہو مخالف لوگوں کے اعتراضات ان کے اپنے غلط تراشیدہ معنوں اور تاویلوں کی بنا پر ہوتے ہیں۔ یا معاندانہ افتراء کی بنا پر جیسے کہ مثلاً محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق تو اعتراض کر دینگے۔ لیکن اہام لعلمہم یوجون ویکونون من التوابین اور اہام توبی توبی کو کہ جس میں تصریح توبہ کی شرط موجود ہے۔ نظر انداز کر دینگے۔**

محکم اور متشابہ آیات

یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ قرآن کریم میں آیت **هو الذی انزل علیک الكتاب منہ آیات محکمات من ام الکتاب** اور **هو الذی انزل علیک الكتاب منہ آیات محکمات قرار دیا ہے۔ تو بعض کو متشابہ آیات محکمات صریح ہوتی ہیں۔ جو حقیقت پر محمول ہوتی ہیں۔ اور متشابہ آیات قابل تاویل ہوتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ محکمات از تم یہ آیات ہیں۔ اور متشابہ آیات از تم نظر یہ کہ حکم اور تشابہ کا اعتبار لیا جائے۔ علم کے مطابق اس کے فعل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ بادی النظر میں اہامی الفاظ اپنے ظاہر کے لحاظ سے ایسے معنوں کی طرف متبادر انے الذہن ہوتے ہیں جو بالکل قریب الفہم معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن خدا کے علم میں ان کی حقیقت کچھ اور ہوتی ہے۔ جو خدا کے فضل اور اپنے ظہور سے طابع کو تخریب میں ڈال دیتی ہے۔ مثلاً آنحضرت نے اپنی ازواج مطہرات کو منیٰ طلب کر کے فرمایا۔ اس وقت تک کو قبا بی اٹھو لیکن بدو کہ میری وفات کے بعد تم سے مجھے جلدی سے لاحق ہونے والی ہے ہاتھ والی ہوئی ہے۔ اب اس کے بعد متبادر انی الذہن اور قریب الفہم معنے کے لحاظ سے ان الفاظ کی جو حقیقت کھچی گئی۔ وہ یہ تھی کہ سب ازواج مطہرات نے ہاتھوں کو ماپنا شروع کر دیا اور اس طریق پر بے ہاتھ والی حضرت سوڈہ نکلیں۔ اب جب تک کہ آنحضرت کی وفات کے بعد حضرت زینب تمام المساکین کی وفات نہیں ہوئی۔ سب کی نگاہ سوڈہ ہی کی طرف لگی رہی۔ اب خدا کے علم میں جو اس کی حقیقت تھی۔ وہ خدا نے اپنے فضل سے ظاہر کر دی**

کہ بے ہاتھ سے مراد سخاوت اور صدقات اور خیرات کی فراوانی ہے۔ کیونکہ صدقہ خیرات دین کے وقت بھی ہاتھ کو مہیا کیا جاتا ہے۔ قال البیہودید اللہ مغلولۃ اور بلیل الامیر وقلنا میں ای نثارہ کی طرف اشارہ ہے۔

اسی طرح یوم تاتی السماعہ بدخان میں بیٹھے المنا ہذا عن ابی ایم اور قیمت بی ابی لہب اور فانت اسر ضوا فضل انذرتکم صاعقۃ کمثل صاعقۃ عاد و ثمود میں جن اہامی الفاظ میں پیشگوئی فرمائی ہے۔ ان میں غلط سانی اور تشکیک سانی کے لئے سماعہ اور دشان کا لفظ استعمال کرنا اور ابو لہب کی تباہی اور ہلاکت کے لئے اس کے لئے بدل کا لفظ استعمال کرنا۔ جس سے ابو لہب کے بظاہر دو ہاتھ کھینچے جاتے ہیں۔ اور آنحضرت کی پیش کردہ صدقات اور ہدایت سے اعراض کرنے والوں کے لئے عذاب اور ہلاکت کی خبر قوم عاد اور ثمود کے صاعقۃ عذاب کی شدت میں پیش کرنا قرآنی اسلوب سے واقف انسان کے لئے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کو سمجھنے میں نہایت ہی کارآمد اور مفید ہے۔ (باقی غلام رسول اہل حق)

اہل قلم توجہ کریں

خدا کا شکر ہے کہ میں اس وقت تک اپنے مشاہدات کے سلسلہ کو افضل میں اور دانشمندی مشرق مغرب میں کے سلسلہ کو ریویو میں جاری رکھ سکا۔ اور جب تک اس وقت کے لئے جاری رکھنے کی توفیق دیگا۔ میرے وہ دوست جو اپنے ہاتھ میں قلم اور دماغ میں توتہ رکھتے ہیں۔ اسپر غور کریں کہ وہ اپنے اخبارات کا ہاتھ بٹانے کے خیال سے نہیں بلکہ جماعت کو مختلف خیالات سے آگاہ کرنے کے لئے کس قدر ذمہ دار ہیں۔ میں اس امر کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتا کہ انہیں وقت نہیں مل سکتا یا ان کے مشاغل اور فریضے ایسے ہی اس قسم کے ہیں۔ کہ دوسری طرف توجہ مشکل ہے۔ سب سے بڑی مصروفیت ہمارے امام کی ہے۔ اور جو لوگ خود کرنے والے مادامغ رکھتے ہیں وہ کچھ سکتے ہیں۔ کہ اس کے اوقات کس قدر معمور ہیں۔ باہر وہ اپنے بعض خدام کو اپنے ہاتھ سے بسا اوقات مجھے مجھے خطوط لکھتے ہیں۔ تحریر و تصنیف کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ اور سال میں کوئی نہ کوئی مضمون لکھنے کا اپنے قلم کا کھٹا ہوا شایع ہوتا ہے۔ پھر میں دوسروں کے کسی غم کی کیا قدر کر سکتا ہوں۔ یہ غفلت ہے۔ اور میرے نزدیک قومی جرم ہے۔ جو لوگ خداداد قوتوں سے کام نہیں لیتے۔ اور اخبارات اور رسالجات کے لئے مضمون نہیں لکھتے۔ وہ اس کے لئے جوابدہ ہیں۔ یہاں میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ لوگ جو مذہبی خدمات کی بجائے ادبی پر مغز ہیں ان میں سے اکثر تصنیف و تالیف کے فضل کو بھی سمجھ کر کہتے ہیں۔ ایک ڈین انک صغہ میں جو سینٹ پال کے ڈین ہیں۔ باوجود گرجے کے متعلق تمام اپنی ذمہ داریوں اور فریضوں کو ادا کرنے کے وہ اخبارات میں مضامین لکھتے ہیں۔ گو وہ روپیہ کس لئے لکھتے ہیں

پیشگوئیوں کے خلاف متشابہ آیات محکمات صریح ہوتی ہیں۔ جو حقیقت پر محمول ہوتی ہیں۔ اور متشابہ آیات قابل تاویل ہوتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ محکمات از تم یہ آیات ہیں۔ اور متشابہ آیات از تم نظر یہ کہ حکم اور تشابہ کا اعتبار لیا جائے۔ علم کے مطابق اس کے فعل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ بادی النظر میں اہامی الفاظ اپنے ظاہر کے لحاظ سے ایسے معنوں کی طرف متبادر انے الذہن ہوتے ہیں جو بالکل قریب الفہم معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن خدا کے علم میں ان کی حقیقت کچھ اور ہوتی ہے۔ جو خدا کے فضل اور اپنے ظہور سے طابع کو تخریب میں ڈال دیتی ہے۔ مثلاً آنحضرت نے اپنی ازواج مطہرات کو منیٰ طلب کر کے فرمایا۔ اس وقت تک کو قبا بی اٹھو لیکن بدو کہ میری وفات کے بعد تم سے مجھے جلدی سے لاحق ہونے والی ہے ہاتھ والی ہوئی ہے۔ اب اس کے بعد متبادر انی الذہن اور قریب الفہم معنے کے لحاظ سے ان الفاظ کی جو حقیقت کھچی گئی۔ وہ یہ تھی کہ سب ازواج مطہرات نے ہاتھوں کو ماپنا شروع کر دیا اور اس طریق پر بے ہاتھ والی حضرت سوڈہ نکلیں۔ اب جب تک کہ آنحضرت کی وفات کے بعد حضرت زینب تمام المساکین کی وفات نہیں ہوئی۔ سب کی نگاہ سوڈہ ہی کی طرف لگی رہی۔ اب خدا کے علم میں جو اس کی حقیقت تھی۔ وہ خدا نے اپنے فضل سے ظاہر کر دی

بلاد عربیہ میں تبلیغ

جناب مولیٰ محمد علی صاحب کی تحریروں میں کچھ

پیغام صلح ۱۶ فروری ۱۹۲۰ء میں ایک صاحب محمد ابراہیم اصفہانی کا ایک خط شائع ہوا ہے۔ جو انہوں نے مولیٰ عبدالرحیم صاحب ایم اے درو امام مسیحا صدیہ سنٹن ایڈیٹر ریویو آف لیجنز کے نام لکھا۔ جناب اصفہانی صاحب نے اس میں مولیٰ صاحب موصوف سے یہ شکوہ کیا ہے۔ کہ ان کی تقریروں اور تحریروں میں بجائے اسلام کے احمدیت کی تبلیغ پر زور ہوتا ہے۔ اس کا جواب عقلی طور پر ہمارے ایڈیٹر صاحب الفضل یکم اور گیارہ مارچ کی اشاعت میں نہایت احسن پیرائے میں دے چکے ہیں۔ چونکہ طبائع مختلف ہوتی ہیں کسی پر عقلی بات اثر کرتی ہے اور کسی کو نقلی بات پسند ہوتی ہے۔ لہذا میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس موضوع پر نقلی صورت پیش کروں۔

معلوم ہوتا ہے۔ جناب اصفہانی صاحب سلسلہ کی تاریخ اور لڑائی پھر سے نادقت ہیں۔ ورنہ اس قسم کا شکوہ جناب ذہ صاحب سے نہ کرتے۔ اور نہ ہی اس مسئلہ کو امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کا خیال کرتے۔ پھر اصفہانی صاحب نے اگر لائے سے ایسا کیا ہے تو وہ معذور سمجھے جاسکتے ہیں۔ لیکن پیغام صلح نے ان کی صدا کی بازگشت کا فرض ادا کر کے یہ شبہ پیدا کر دیا ہے کہ اس کے دالبتگان بھی تاریخ اور سلسلہ کو بھول گئے ہیں۔ یا ان کا پہلا طریق عمل جو مامونہ من اللہ کی زندگی میں ہی زیر نگین تھا۔ وہ اب بدل گیا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی ہو۔ قابل افسوس ہے۔ لہذا میں اصفہانی صاحب کی طرح ان پر الزام کے رنگ میں شکوہ نہ کرتے ہوئے امر بالمعروف کی حیثیت میں اور ذکر کبریات اللہ کی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ کے ماتحت ان کے سامنے وہ صفحات پیش کرتا ہوں۔ جو جناب مولیٰ محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں لکھی۔ تاکہ اسے دو سنتوں کو سنبھالنے کے ابتدائی وہ ایام نہیں بھولے ہو گئے۔ جبکہ مولیٰ انشاء اللہ جناب صاحب ایڈیٹر اخبار وطن نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ اگر رسالہ ریویو آف لیجنز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نہ آئے۔ اور آپ کے مشن کا ذکر نہ کیا جائے۔ تو نہ صرف وہ خود اس رسالہ کی جاپان میں اشاعت کے لئے حسد لیں گے۔ بلکہ وہ غیر احمدی

پبلک میں اس کی یورپ اور امریکہ میں اشاعت کے لئے امانت کی تحریک بھی کوئی ہے۔ اس وقت جو خط و کتابت جناب مولیٰ محمد علی صاحب اور مولیٰ انشاء اللہ خان صاحب کے درمیان ہوئی۔ وہ نہ صرف اصفہانی صاحب کے اس خاص شکوے کا جواب اپنے اندر رکھتی ہے۔ بلکہ وہ ہمارے موجودہ اعتقادی اور عقلی نزاعوں کے متعلق بھی فصل الخطاب ہے۔

میں ذیل میں جناب مولیٰ محمد علی صاحب کے ان خطوط میں سے جو انہوں نے ایڈیٹر صاحب وطن کو رقم فرمائے۔ ناظرین کے لئے عموماً اور اصفہانی صاحب اور ممبران پیغام صلح کے لئے خصوصاً ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ لیکن یہاں پہلی صفحہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

”آپ کے خطوط کے ذریعہ معلوم ہوا۔ کہ آپ خود اس مذہب ماہوار رسالہ ریویو آف لیجنز کی جاپان میں اشاعت کے لئے دینے کے واسطے تیار ہیں۔ اور ایسا ہی ۱۲ جنوری کے آپ کے اخبار سے بھی یہ پایا جاتا ہے۔ کہ آپ دوسرے مسلمانوں میں بھی اس کی امانت کے لئے تحریک فرمانے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ ایڈیٹر رسالہ مذکور یعنی خاکسار انگریزی رسالہ میں حضرت مرزا صاحب کے مشن کا قطعاً کوئی ذکر نہ کرے۔ میں آپ کی اس ہمدردی کا تہ دل سے مشکور ہوں مگر میں حیران ہوں۔ اگر غرض اشاعت اسلام ہے تو اس رسالہ میں وہ کوئی بات پائی جاتی ہے جو اشاعت اسلام کے مفہوم کے خلاف ہے۔ گذشتہ چار جلدیں اگر آپ پسند فرمائیں۔ تو میں آپ کی خدمت میں بھیج دیتا ہوں۔ اور آپ ان کو مطالعہ کر کے مجھے اس قدر اطلاع دیں۔ کہ اس رسالہ میں فلاں حصوں سے جتنا اسلام پائی جاتی ہے۔ یا اسلام کے کسی اصول کی تردید ہوتی ہے۔ جناب اصفہانی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے۔ اور ہمارے پیغام صلح ہر روز جانتے ہیں۔ کہ وہ پہلی چار جلدیں جن کا ذکر جناب مولیٰ صاحب نے کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر سے لبریز ہیں۔ پس اگر اس وقت آپ کے ذکر سے کوئی تنگ اسلام نہیں ہوتی تھی۔ تو اب کیسے ہو سکتی ہے۔ اگر اہل اسلام کو صرف یہ غرض ہے۔ کہ اسلام کی صداقت اور اس کے اصول حقد و سرے لوگوں کے سامنے پیش کئے جائیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نجات اللہ اور خدا کا برگزیدہ ہونا ثابت کیا جائے۔ تو یہ رسالہ خدمت لدا کر رہا ہے۔ اور سرگرم اور مشرور و بیداروں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ لیکن اگر ان کو (اہل اسلام) خواہ مخواہ کی یہ ضرورت ہے۔ کہ فلاں شخص کا اس میں نام نہ ہو

یا فلاں سلسلہ کا ذکر نہ ہو۔ تو میں اس قسم کی کسی خواہش کو برا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جو لوگ ہمارے امام سے حسن ظن رکھتے ہیں۔ خواہ وہ اس سلسلہ میں داخل ہوں یا نہ ہوں۔ وہ شاید اس بات کے خواہاں نہ ہوں گے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا ذکر بھی ان کی آنکھوں کے سامنے نہ آئے لیکن جن کو اس درجہ تک عناد ہے۔ میں ان کا ایک پیغام بھی امانت کے رنگ میں حرام سمجھتا ہوں۔ چہ جائیکہ درخواست کروں۔ کہ اس رسالہ کی مدد کریں۔ دہریہ کہ ایسی شخص ہے۔ جس نے اس زمانہ میں اسلام کی عزت قائم کی۔ اور اس کو زندہ مذہب ثابت کیا۔ اور یہ دکھایا۔ کہ اسلام کے کمالات اور اس کی برکتیں کسی ایک زمانہ تک محدود نہیں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو یہ مذہب بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک مردہ مذہب ہوتا۔ مگر اسلام کی برکات کا چشمہ ہمیشہ جاری ہے۔ اور اس واسطے اس امانت کو خیر الامم کہا۔ کہ ہمیشہ کے لئے برکات کی وارث قرار دی گئی۔ اور اسی واسطے یہ عجیب دعا سورہ فاتحہ میں ہر مسلمان کو سکھائی۔

اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم لا مغلوب علیہم کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہی قوموں پر تو تیرے انعام کے راہ بند ہو گئے۔ اے خدا! ہم پر تو اپنے انعام کا راہ کبھی نہ بند کیجئے۔ پس اول وہ بات جس کی طرف حضرت مرزا صاحب تعلیم دیتے ہیں۔ یہی ہے۔ اور ان کا وجود اس کا علی ثبوت اس زمانے میں ہے۔ اس کو نہ میں اور نہ کوئی احمدی جو اس رسالہ کا ایڈیٹر ہوگا۔ کبھی چھوڑ سکتا ہے۔ مرزا صاحب یا ان کے سلسلہ کا ذکر ہم لوگ کبھی کرتے ہیں۔ صرف اسی لئے کہ اس سے اسلام کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اور اس کی صداقت مثل شمس نصف النہار کے چمک اٹھی ہے۔“

(مستقول از الحکم نمبر ۱۰ - ۲۴ فروری ۱۹۲۰ء)

ہم بھی اصفہانی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کے لئے جناب مولیٰ محمد علی صاحب کی صدا اور اعلان کو لفظاً لفظاً دوہراتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب ہی وہ شخص ہیں۔ جنہوں نے اسلام کی عزت قائم کی۔ اور اسے زندہ مذہب ثابت کیا۔ اور اس لئے ہم ان کا ذکر کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کا وجود اس زمانے میں اسلام کی دائمی برکات کا علی ثبوت ہے۔ اور ان کے ذکر سے اسلام کی صداقت مثل شمس نصف النہار کے چمک اٹھتی ہے۔ لہذا آپ کے ذکر کو نہ درود صاحب اور نہ کوئی احمدی جو اس رسالے یا کسی دیگر اخبار کا ایڈیٹر ہوگا۔ کبھی چھوڑ سکتا ہے۔ اور نہ چھوڑے گا۔

خاکسار مصباح الدین احمد عفا اللہ عنہ

ابن ہار کی باطل کشتی

ضرورت نہ تھی۔ کہ باطل کی تردید کے لئے یہ قلم دوبارہ اٹھایا جاتا۔ کہ باطل حق کے قدموں کے نیچے کچلا جا چکا ہے۔ اور اس کے ریزے ریزے ہو گئے۔ البتہ راہ پیمان مسلاک ہدی کے پاؤں میں گاہے گاہے کسی کنکر کی ٹوک چھبنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے چاہتا ہوں۔ کہ رستہ صاف کر دیا جائے۔ کہ اعاطۃ الاذنی عن الظلمین ایک سچی ہے۔

بناظر! کرام! الفضل ہم رابع میں اسلام کے بدترین دشمنوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ کہ یہ منافقوں۔ تفسیر بازوں۔ مسمدوں۔ دجالوں کا گروہ آفراتھی مطالیات سے مجبور ہوا۔ اور اسے اقرار کرنا پڑا کہ ہم قرآن مجید کو منسوخ مانتے ہیں۔ اور ایک نئی کتاب نئے دین بلکہ نئے خدا کے مستقد ہیں۔ جو انسانی ہاں میں ظاہر ہوا۔ جو اب میں کہا گیا ہے۔ یہ تو ہماری کتابوں میں پہلے کچھا تھا۔ مگر سوال تریہ تھا۔ کہ ان کتابوں کو کیوں چھپایا جاتا رہا اور اب تک چھپایا جاتا ہے۔ اگر اصدیوں نے اسکا پتہ لگا کر یہ راز طشت ازبام کر دیا۔ اور اہل بہار اب اقرار کرنے پر مجبور ہوئے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک ڈاکو یا پورکی خانہ تلاشی پر کچھ برآمد ہو۔ تو وہ کہے۔ ہاں صاحب! یہ مال تو میرے پاس تھا۔ چور کو جیل فلنے کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اور وہ کہتا ہے۔ کہ ہاں چلتے صاحب۔ میں رہ رہی جارہا تھا۔ اسے چور کی شرافت نہیں کہیں گے۔ بلکہ پکڑنے والے کی شدت بطلش کا قائل ہونا پڑے گا۔

کوئی کتاب تمام مضمون پر مہ ڈالو۔ گالیاں اور یہ ہودہ سرا تو بہت ہے۔ مگر کئی بات کا جواب نہیں دیا۔ نہ انشا اللہ قیامت آکے دے سکیں گے۔

میرا مطالبہ صاف اور کھلا کھلا ہے۔ اگر قرآن مجید کا راز ختم ہے۔ اور اس کی بجائے دوسری کتاب نازل ہوگی ہے تو وہ کتاب پہلاک میں لاؤ۔ تا دنیا کے دانشمند و زندا سنے کہیں اور قرآنی آیات سے مقابلہ ہو سکے۔ کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کجی سخما سخما نازل ہوا تھا۔ مگر قرآن مجید تو نازل ہو کر اسی عہد میں شائع ہو۔ اور تمہاری کتاب جسے قرآن مجید کے مقابل پیش کرتے ہو۔ ۸۲ سال پہلے۔ ابھی پرودہ خفا میں پڑی ہے۔ دنیا کو دکھانے نہیں کہ جانتے ہو۔ ہم عیب و نقص ہے۔ یہی شریعت کی امت میرزا حسین علی صاحب نے کی۔ اور اسے ایک مسودہ قرار دیا گیا۔ جسے بہائیوں کے خدا نے نامعلوم کیا۔ حالانکہ پہلے اس میں کئی آیت تھی۔ کہ قرآن مجید کو منسوخ کرنے والی تھی۔ پھر ایک

شرعیات کی گئی۔ اس کتاب کا نام آقدس بتایا گیا۔ عبدالبہار نے دیکھا۔ کہ یہ زمانہ کے ساتھ چل نہیں سکتی۔ اس لئے زبانی اس کی تشریح اور قطع و برید ہونے لگی۔ اب سامنے کیا لائیں۔ کچھ نوجوان موجود ہیں۔ بہائی باوجود اتنی نزدیکی کے کہ اپنی کتابوں پر نہ نام لکھتے ہیں۔ اور نہ سن اشاعت۔ پچھ جائینگے کہ پہلے کیا اور اب کیا۔ پھر جیل خانے کے ایک قیدی سے۔ اپنی قسمت کے شکوے اور جنون تنہائی کے وسوسے مظلوم کی صورت میں لانا رہا ہو کسی معقولیت کی توقع بھی کیا ہو سکتی ہے۔ بس صرف دعوے ہی دعوے ہیں۔ وہ بھی جب ذرا آرام پایا۔ اور دماغ بگڑا اور نہ ہذا المظلوم ہذا الغلام اور رونا چیخنا چلانا۔ افیضوا علینا الماء پکارنا۔ اور برقی اندازوں و حوالہ داروں کا شکوہ و شکایت۔ یہ شریعت ہے۔ جسے اسلامی شریعت کے مقابل پیش کیا جاتا ہے کس دقاقت سے کہتے ہیں۔ کہ ابھی اس کے جلوے کی تائید نہیں کس جلوے کی۔ کہ مجھے فلاں سے مارا۔ اور فلاں نے کھانا نہ دیا اور سواری نہ ملی۔ کبھی تو معقولیت سے بھی کام لیا کرو۔ اگر فی الواقع اس کتاب میں کچھ ہے۔ اور قرآن مجید ایسی مسطر کتاب کے سامنے اس کا نام بھی شریفوں کی زبان پر آسکتا ہے۔ تو اسے پہلاک کرو۔ گھروں میں کیوں چھپا رکھی ہے۔ دو مہر سوال یہ تھا۔ کہ نفوذ نفوذ لیتے پھرتے ہو دنیا کس علاقہ میں کوئی ایسی جماعت موجود ہے۔ جو اس خود ساختہ علمی شریعت پر غلہ آد کر تی۔ اور ان نتائج سے پرہیز کرے جو شریعت حق پر عمل کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جواب آئیں

یائیں شائیں۔ شرم! ابھی تو تمہارے مرکز میں بھی کوئی ایسا گروہ نہیں۔ جو وہ نمازیں باقاعدہ پڑھتا ہو۔ جو عجمی نے تجویز کیں۔ اور وہ روز سے لکھے۔ جو مسجون عکسے بتائے۔ البتہ بڑی لہجی کی قبر پر مسجد سے ضرور ہوتے ہیں۔ جو کفر و الحاد کی بات ہوئی۔ کہہ دیا۔ شریعت بہتہ کا جادو ہے۔ اگر شریعت کا نفوذ اس بات کا نام ہے۔ تو پھر اپنے بھائی نوریوں کی اتباع میں آئیں کے جمال مبارک کے شیدائی بنو۔ اور اسی کا کلمہ پڑھا کرو۔ تاکہ دنیا کو بھی دھوکہ نہ لگے۔ ابلیس کی بہت سی باتیں دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ اور کل قوموں میں اس کا نفاذ ہوتا جا رہا ہے کیا اسے بھی الحق قرار دو گے۔ تمہارا اصول تو یہی چاہتا ہے۔ امر بالمعروف کے جلوے سے احتطاب ہیں کیوں کہنے لگا۔ جدید کچھ ہو بھی۔ یہ مسئلہ تو بعد میں طے ہو گا۔ پہلے اس امر جدید کی تفصیلات تو پہلاک میں رکھو۔ طبع سازی سے چند نگرینے جو اہر ریزے ظاہر کرنا تو دجل محض ہے۔ تمہاری منافقت اور تندی بازی کی عادت ایسی راسخ ہے۔ کہ کو کب میں مناجات ماہ صیام اور عید شائع کرے ہو تو مسلمانوں کو دھوکہ ہو کہ تمہیں اسلام سے کچھ مناسبت ہے حالانکہ اسلام کے تم بدترین دشمن ہو۔ پہلے یہ ظاہر کرو۔ کہ پانچ

میں ہمارے ۱۹ روزے ہیں اور عجمی بت پرستوں کی مانند نوروز کے دن عید منایا کرتے ہیں۔ پھر یہ مناجاتیں کھو۔ جو دراصل میرزا حسین علی صاحب نے "خدا" بگو اپنے مرید کو حکم دیا ہے۔ کہ قتل یعنی یہ مناجات مجھ سے کرو۔ اور اب تم دنیا کو یہ دھوکہ دے رہے ہو۔ کہ گویا خدا نے وحید نے میرزا حسین علی کو قتل کہا دیکھو آفرینا ہے۔ یہ دھوکہ کب تک چلے گا۔ بت بھی کا طلسم پاش پاش ہونے والا ہے۔ قادیان کی سطوت کبریٰ پہنائے عالم پر چھائی جاتی ہے۔ لومڑیوں کے لئے جھاڑیوں میں دیکر رہنے کے سوا کچھ پارہ نہیں۔ خدا شیر کی زہرہ شکاف آواز سے اہل باطل لرزہ بر اندام ہیں۔ دجال چل رہا ہے۔ اور عنقریب سن لینگے کہ شیطان ہلاک ہوا۔ لاہور میں جو کچھ ہوا میرے سامنے ہوا۔ بت بھی کا پرستار شاہ محمد غوث کی خانقاہ دلوں سے ساز باز کیسے لگتا ہے کا ایک ہو کر پیش ہوا۔ خدا کے سحر کی شان اس کے ارفع و اعلیٰ تھی۔ کہ وہ اسکی لغویت کی طرف متوجہ ہوتے۔ تاہم انما للبحر۔ لیکچر لہجہ میں ذوالقرنین کی تشریح میں اپنے موعود کل ادیان ہونے کا ثبوت دیا۔ یہی ہمیشہ کے لئے کچھ گناہ میں چلا گیا۔ یہ شریعت حق پر تو اب سننے لگے۔ اس وقت تو اتنا ہی قصہ تھا۔ کہ علی محمد صلاحت کش ہلاک ہوا۔ عکس کا قیدی دنیا سے رخصت اور بعد میں جانشینی کا جھگڑا ہے۔ بھلا نہیں خدا ہی برباد کرے۔ اور جو اپنی تباہی پر نوز و کناں ہوں گے کو مارنے کی کیا ضرورت تھی۔ (اکمل)

قبول احمدیت

میں پہلے شیوخ تھا۔ لیکن بعد میں تحقیقات کے شریعت کے اصول تفسیر اور صحابہ کرام پر توبیازی وغیرہ جیسی باتوں سے بیزار ہو کر احمدی ہو گیا تھا۔ بعض اصحاب سے متعلق خیال کرتے ہیں۔ کہ میں یہ سب تفسیر کیا ہوا ہے۔ لہذا یہ اعلان ہر قاص و خام خصوصاً اپنے اصحاب کو یقین دلانا ہوں۔ کہ میں صدق دل سے احمدی ہوں۔ حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعویٰ پر میرا ایمان ہے۔ اور شریعت کو میں باطل یقین کرتا ہوں۔ میں بغیر موعود فیض اللہ چاکس میں زیر تربیت استاذی المکریم حفظہ لہذا صاحب قرآن کریم حفظ کر دیا ہے۔ اور اب ترجمہ قرآن کریم پڑھنے کی تیاری کر رہا ہوں۔ اصحاب سے لئے دعا فرمائیں۔ یہ اعلان اخبار الفضل میں شائع کیا جائے گا۔

الحمد
حافظ دولت علی خان راجپوت ولد امام دین خان نیکو کھول خور
ڈاک خانہ ازمط ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور ضلع دارو فیض اللہ چک

اسلام اور آریہ سماج پروفیسر رام دیو صاحب کے لیکچر پر نظر نمبر کیا رسول کریم نے اسلام نہایت تیزی سے پھیلایا ہے

جناب پروفیسر رام دیو صاحب نے اپنے لیکچر میں جو معیار قائم کر کے اسلام اور قرآن کریم پر اعتراض کئے ہیں ان کی رو سے بڑے بڑے رشتیوں، رفیقاروں، چوٹی کے لیڈروں اور خود سماجوں کی بہت سی راہیں منقطع کر کے ثابت کر دیا۔ کہ وید اور ویدک دھرم یقیناً اس قابل ہیں۔ کہ ان کو تلامبھی دیدی جائے کیونکہ وہ نہ تو خدا کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔ اور نہ ہی اس زمانہ کے حساب سے ان کی تعلیم ہے۔ اور اس کے بعد میں پروفیسر صاحب کے بیان کردہ دیگر امور کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے اسلام کے خلاف جو کچھ کہا۔ بے دلی اور بے ثبوت کہا ہے۔ اور ہرگز ہرگز اس قابل نہیں کہ اس پر وہ بیان کے سچیاں ناز کر سکیں۔

قرآن الہامی سچنے پر پروفیسر صاحب کا اعتراض
صاحب موصوف عرب کی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے جو حضرت نبی کریم کی ولادت سے قبل تھی کہتے ہیں اس حالت میں ایک بڑا زبردست انسان پیدا ہوا جس کا نام بعد میں حضرت محمد ہوا۔ آپ بڑے مدھیمان (معتد) تھے مذہبی گفتگو کرنے کا آپ کو بڑا شوق تھا۔ اس لئے عیسائی مذہب کی باتیں سنواریں پادریوں سے آپ سنا کرتے تھے۔ جب وہ انجیل پڑھتے تھے تو آپ پاس بیٹھ کر بغور سنتے رہتے۔ اسی طرح یہودیوں اور پارسیوں کی تعلیم کا بھی آپ کو علم ہو گیا۔ حضرت بڑے لائق آدمی تھے۔ تینوں مذاہب کے اثرات جذب کئے۔ ان سے اچھی ماچھی باتیں لے لیں۔ اور ایک نیا مذہب کھڑا کرنے کا ارادہ کر لیا۔ (پر تاپ ۷۷، فروری ۱۹۱۱ء)

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ پروفیسر صاحب نے جو کچھ بیان کیا ہے دلیل اور بے سند ہے۔ انہوں نے اپنے سامنے پیکر میں اس کی تائید میں ایک دلیل بھی نہیں دی۔ چونکہ بے دلیل دعوے غلط ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ پروفیسر صاحب نے جو کچھ کہا غلط اور حقیقت کے خلاف کہا۔ لیکن اگر کوئی سماجی کہے۔ کہ پروفیسر صاحب نے یہ جو کہہ دیا ہے۔ اس کے لئے مسلمانوں میں سرگرمی اور اسلام پر کئی کتب کے مصنف

مطرحہ خدائش بھی اس بات کو تسلیم کر سکتے ہیں۔ کہ اسلام میں قیامت اور دوزخ بہشت کی بات یہودیوں سے لی گئی ہے۔ کئی باتیں پارسیوں کی ہیں۔ دین کا لفظ زنا و سخا سے لیا گیا ہے۔ یہ لفظ عربی لٹریچر میں قرآن سے پہلے نہیں آیا۔ خدا ایک ہے اور صورتوں کی پرستش نہ کرنی چاہئے عیسائیوں کے پرنے عہد نامہ سے لی گئی ہے۔ طلاق کا اصول عیسائیوں سے لیا گیا ہے۔ (پر تاپ ۷۷)

مطرحہ خدائش کا بیان کوئی دلیل نہیں
اس کے متعلق بھی ہم یہ کہیں گے یہ کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ یہ بھی ایک دعویٰ ہے۔ کیونکہ جو باتیں مطرحہ خدائش یا کوئی اور نام نہاد مسلمان کہہ دے۔ ان کو دلیل برہان کا رتبہ نہیں دیا جاسکتا۔ ہمارے نزدیک تو پروفیسر صاحب کا کہنا یا مطرحہ خدائش کا کہنا ایک ہی معنی رکھتا ہے۔ ایک خدا خدائش نہیں سو خدا خدائش بھی ان باتوں کو دہراویں تا وقتیکہ وہ یا پروفیسر صاحب ان باتوں کو دلائل سے ثابت نہ کریں۔ ہم ان کی صداقت کے آگے کس ساہ پر سر تسلیم خم کر سکتے ہیں؟

خود تو کیجئے۔ قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے کی یہ بھی کوئی دلیل ہے۔ کہ حضرت نبی کریم مسلم نے قیامت اور دوزخ بہشت کا خیال پارسیوں سے لیا۔ تو حید یہود سے سیکھی۔ اور طلاق کا مسئلہ ان عیسائیوں سے سیکھا جو مذہباً تو بھی طلاق کے مخالف ہیں۔ پروفیسر صاحب کو تو یہ ثابت کر کے دکھانا چاہیے تھا۔ کہ جس وقت سرور کائنات ظہور فرمائے عالم ہوئے۔ اس وقت کہ میں نسوین فرقہ کے عیسائی رہتے تھے۔ اور ان کے پادری انجیل کا وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ اور حضور انور نے ان کی صحبتوں میں شریک ہو کر انجیلی تعلیمات اخذ کیں۔

اس طرح انہیں یہ بات بھی دلائل اور اسناد سے ثابت کر کے دکھانی چاہیے تھی۔ کہ اس وقت کہ میں یہودی بھی آباد تھے۔ اور ان کے مذہب میں عیسوا بائبل کا وعظ کیا کرتے تھے۔ جن سے حضرت نبی کریم مسلم نے بہت کچھ سیکھا۔ بلکہ صاحب موصوف کو ساتھ ہی یہ بھی ثبوت دینا چاہیے تھا۔ کہ مکہ میں زردشتیوں کی بھی آبادی تھی۔ اور ان کا بھی وہاں کوئی موبد یا آتشکدہ تھا۔ جہاں زردشتی علماء زنداوستھا اور دساتیر کا درس کیا کرتے تھے۔ جب تک پروفیسر صاحب اپنے دعویٰ کی دلیل برہان اور اس زمانہ کی مستند تواریخ سے ثابت نہ کریں۔ تب تک ان کا دعویٰ قابل قبول اور لائق تسلیم نہیں ہو سکتا۔

پروفیسر صاحب کا دعویٰ عقلاً بھی باطل ہے۔
پھر یہ بات عقل میں بھی نہیں آسکتی کہ ایک شخص ادھر تو غیر مذہب کی مجلسوں میں شریک ہو کر ان سے باتیں سیکھ کر ایک کتاب تالیف کرے اور ادھر اہل کے سامنے

اپنی نبوت کا اعلان کرے۔ اور اس امر کا مدعی ہو۔ کہ میں تو کچھ کہتا ہوں۔ یہ کئی زبانی سرستہ سے نہیں۔ بلکہ خود خدا تعالیٰ سے سیکھا ہے۔ اور مشرکوں اور بت پرستوں کے علاوہ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی کھلے بندوں صراط مستقیم سے دور۔ گمراہ اور مضطرب بیان کرے۔ پروفیسر صاحب خود ہی بتائیں کیا عقل باور کر سکتی ہے۔ کہ حضرت نبی کریم مسلم سیکھیں تو سب کچھ یہودیوں اور عیسائیوں سے اور پھر انہی کے سامنے ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ کالم تیس سال تک متواتر اپنے نبی اور قرآن کے من جانب اللہ ہونے کا اعلان فرمائے ہیں۔ اور اس طویل طویل عرصہ میں ایک شخص بھی اس راز کو ظاہر نہ کرے۔ کہ یہ باتیں خدا کی طرف سے کہاں نازل ہوئیں یہ سب کچھ ہمیں سے سیکھا ہے۔ اور تیرہ سو سال کے بعد پروفیسر صاحب پر یہ راز منکشف ہو۔ پس پروفیسر صاحب کا یہ اعتراض عقلاً بھی درست نہیں ہے۔

سرولیم میور کی شہادت
لیکن یہ بات ہی سرے سے غلط ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ نبوت کے وقت کہ میں یہودی۔ زردشتی اور عیسائی رہتے ہوتے اپنے عقائد کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اس وقت کہ میں زردشتی اور یہودی تو کجا عیسائیوں کا بھی وجود عقلاً تھا۔ چنانچہ سرولیم میور جیسے مخالف اسلام کو بھی بائبل الفاظ تسلیم کرنا پڑا۔

پانچ صدی کی جدوجہد کے بعد ایسے لوگ جنہوں نے مسیحی مذہب قبول کیا۔ صرف کہیں کہیں ملتے تھے۔ یعنی نجران میں بنی حارث۔ یمامہ میں بنی حنفیہ اور شام میں بعض بنی۔ ان کے علاوہ اور کوئی مسیحی مذہب کے پیرو ملک عرب خاص کر مکہ۔ ناقص (میں موجود نہیں تھے)۔

دیباچہ لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ کریں۔ اس کا دور حقیقت اگر ہم ایک یا دو ہفتوں کو مستثنیٰ کریں۔ جو دور زردشتی قبیلوں کی طرف بھی گئیں۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی زندگی میں مسیح کے پیروؤں سے کوئی میل جول کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اب پروفیسر صاحب خود ہی فرمائیں۔ ان کا قول معتبر سمجھا جائے یا سرولیم میور کا موصوف اور دانشگاہ لفظوں میں کہہ رہے ہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ساری زندگی میں سائے دو مواقع کے کبھی عیسائیوں سے واسطہ ہی نہیں پڑا۔ پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ آپ نے نسوین فرقہ کی مجلسوں میں شریک ہو کر بہت کچھ سیکھا۔

پروفیسر نوڈلڈیک کی شہادت
پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے۔ کہ جن عیسائیوں سے ایک دفعہ

سوز زمین مولود میں انقلاب عظیم

سرور عالم :- حیات طیبہ رسول عربی کے متعلق مسلمان اصحاب کی عموماً اور مقتدر اسلامی اخبارات درساں مثلاً سہرورد۔ زمیندار تنظیم۔ مسلم اوٹ لک۔ علیگڑھ میل۔ لائٹ۔ پیغام صلح۔ الفضل اظہیل۔ مدیتہ نیر اعظم۔ کتبہ کپور تھلہ اخبار۔ وطن۔ ذوالفقار۔ صادق الاخبار۔ نیرنگ خیال عصمت کے علاوہ ارباب علم و فضل کی خصوصاً یہ رائے ہے۔ کہ اختصار اور جامعیت کو سرور عالم میں عدم النظر کامیابی کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ ظاہری اور معنوی خوبیوں کے لحاظ سے مشرقی و مغربی تہذیب و تعلیم جدید کے معیار تصنیف و طباعت کا بہترین نمونہ ہے۔ یہ کہ اس سے بہتر کوئی اور مولود موجود نہیں ہے سنا قابل انکار حقیقت ہے۔ جیل حرا کا نہایت نفیس نوٹو بھی شامل ہے۔ اور نقشہ بلاد عرب بھی۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ قیمت ۱۲ علاوہ محصول ڈاک انالشر۔ اس آیت کریمہ کی ایک دلکش تفسیر اور ارباباً میں دون اللہ بنتے در بنلے دونوں کا منین نقشہ خاکہ۔ ۱۔ علاوہ محصول ڈاک

بشارت عظمیٰ :- گذشتہ تیرہ صدیوں کی سب سے بڑی بشارت جو انسانی اپنی مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں نبی نوع انسان پر نازل ہوئی۔ اس کے سوغ حیات نہایت دلکش انداز میں اول سے آخر تک اس ترتیب سے درج کئے گئے ہیں۔ کہ آج تک مرتب نہیں ہوئے۔ "الفضل" کی داسٹ ہے کہ یہ کتاب تبلیغی پہلو رکھتی ہے۔ اور پیغام صلح کو اس میں مسیح موعود کے خصائص میں رسول عربی کے اسوہ حسنہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ حضرت صاحب کا ایک نہایت نفیس نوٹو اور موبہ پنجاب کا نقشہ بھی شامل ہے۔ دیگر مسلمانوں نے بھی بہت پسند کیا۔ کتاب کیا ہے۔ بہر ہی نوع انسان کے لئے اتحاد عمل کا ایک دلولہ انگریز پیغام ہے۔ فی جلد ۶ علاوہ محصول ڈاک۔ ۶ کتب کے خریدار کو ایک مفت حضرت مسیح موعود کے نوٹو :- یہ تصویریں ایک پرانی پیٹ سے جو اب نیا با ہے بنا کر کرائی گئی ہیں۔ ایک ہزار میں سے اب محض ۲۵ باقی رہ گئی ہیں۔ قیمت فی تصویر ۲ علاوہ محصول ڈاک۔ اور کئی تیسوں کتابوں کے خریداروں کو ایک تصویر مفت۔ براہ مہربانی اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے :-

ناظم دارالتصنیف کپور تھلہ

تربیاتی چشم رجسٹرڈ کی تازہ تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سرٹیفکیٹ صاحب سرجن بہادر کپور میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تربیاتی چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے۔ میں کرات اور جامدھ میں اپنے تحتوں یعنی ڈاکڑوں اور دوکتوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوفی مذکورہ کو آنکھوں کی بیماریوں یا مخصوص کمزلیں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سرٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط صاحب سولی سرجن بہادر۔ نوٹ: قیمت پانچ روپے (حصہ) فی تولہ تربیاتی چشم رجسٹرڈ۔ محصول ڈاک ہوازی بذمہ خریدار ہوگا۔

حاکم مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تربیاتی چشم رجسٹرڈ گڑھی شاہد درصنا کجرات پنجاب

قادیان کی رہائش کے خواہشمند اصحاب کے لئے ایک نامتوع

مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک احمدی ہے۔ اے۔ وی۔ زمینڈیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۵۰۔ ۴۰۔ ۳۰ ہوگی۔ ڈرن اور سکالرش کا کام جاننے والے کو بہر حال ترجیح دی جاوے گی۔ درخواستیں بونقول اسناد ذیل کے پتے پر آئیں۔

بمید ما سٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

واسطہ بھی پڑا۔ وہ بھی تو کوئی مسیحی مذہب کے واقع اور عالم نہ تھے۔ کیونکہ پروفیسر نوڈیک انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں اقرار کرتا ہے۔ جو کچھ مسیحی تریا کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ دھلا وقت پس عوب کے وہ عیسائی جو ہر جگہ نہیں۔ بلکہ مکہ سے۔ ووردور مقامات میں خال خال نظر آتے تھے اور اپنے مذہب کے متعلق کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ تو ایسی حالت میں ان سے سرور کا ثناء کا بعض بائبل سکھ کر قرآن کریم میں درج کرنا کس طرح قرین قیاس ہو سکتا ہے +

کیا صاحب پروفیسر صاحب ان غیر مسلم علماء کے ان یقینی بیانات کو پڑھ کر نہ صرف اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے آئندہ یہ بات زبان پر نہ لادیں گے۔ کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زردشتی عالموں۔ یہودی فقیہوں یا عیسائی پادروں سے سکھ کر ایک نیا مذہب کھڑا کر دیا۔ بلکہ تعصب سے انکس ہو کر براہ راست اسلامی شریعہ کا مطالعہ کریں گے۔ اور ان دلائل و شواہد پر غور فرمائیں گے۔ جو خود قرآن اور پیران قرآن اسلام کے من جانب اللہ ہونے کی تائید میں بیان کرتے ہیں۔ نا انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ قرآن کا ماخذ زمینی نہیں۔ بلکہ آسمانی سرچشمہ ہے +

(فضل حسین مہاجر قادیان)

پنجاب میں جبری تعلیم کی توسیع

صوبہ پنجاب میں جبری تعلیم کو صلا افزا ترقی کر رہی ہے۔ اور یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ بہت سے دیہاتی اور شہری رقبوں میں اس کی مزید توسیع کیلئے اچھی خاصی دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس وقت ۲۹ ضلع میں سے ۱۷ میں اصول جبر نافذ ہے۔ موجودہ تعلیمی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضروری ہے۔ کہ لوگ اپنی رضا و رغبت سے جبری اصول پر عمل کریں۔ اس معاملہ میں راجی جبر نوز قس از وقت ہے۔ ہند لوگوں کا فرض سمجھی ہے۔ کہ وہ تعلیمی ترقی کیلئے حکام متاثر کے ساتھ شرکت عمل کریں۔ حایان تعلیم کے لئے یہ حقیقت بہت حوصلہ افزا ہے۔ کہ لوگ جبری تعلیم سے بخوبی مستفید ہو رہے ہیں۔ لیکن اصلی جبری کو نوزیت اس امر پر منحصر ہے۔ کہ والدین اپنے بچوں کو کم از کم پرائمری نصاب تک تعلیم ضرور دیں۔ تا کہ ان کے بچے نوزت و خواہند پر اچھی طرح حاوی ہو جائیں۔ ۱۹۲۵ء کی تعلیمی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال مذکور کے اختتام پر ۲۲ شہری اور ۴۵ دیہاتی رقبوں میں جبری تعلیم نافذ تھی سال ماضی کے مقابلہ میں ایسے شہری اور دیہاتی رقبوں میں بالترتیب ۱۱۸ اور ۱۶۱ کا اضافہ ہوا ہے۔ سب سے زیادہ ترقی انبالہ ڈویژن میں ہوئی ہے جسکے لئے ڈویژن مذکور کی میونسپل کمیٹیاں متفق مبارکباد ہیں۔ اضلاع کرناں میں ۱۱۲۔ انبالہ میں ۷۲۔ ریشک میں ۵۲ حصار میں ۵۰ اور گڑگاؤں میں ۳۳ ڈسٹرکٹ بورڈ سکول ہیں۔ اسبارہ میں انبالہ ڈویژن نے ایک ایسی نمایاں مثال قائم کر دی ہے۔ جو دیگر ڈویژنوں کیلئے قابل تقلید ہے۔ یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ لاہور ڈویژن میں اضلاع گورد پور اور سیالکوٹ نے اپنے یہاں جبری تعلیم کا طریق نافذ کرنے کیلئے کوئی کوشش نہیں کی۔ امید ہے۔ کہ ان رقبوں کی میونسپل کمیٹیاں اپنے شہری رقبوں کو محسوس کر لگی تعلیم عام کی اشاعت کیلئے مناسب نظام کار پر عمل پیرا ہونے سے ہی ان پوسٹل رقبوں کے ارکان شاہراہ ترقی پر کام لیں ہو سکتے ہیں۔ اور ایسے حالات پیدا کر سکتے ہیں۔ جو ان لوگوں کیلئے مفید خوش آمد اور سرت نابت ہوں۔ جنہوں نے ارکان مذکور کو اپنا نامائندہ منتخب کیا ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جامدھ ڈویژن جبری تعلیم کے معاملہ میں سب سے پیچھے ہے۔ حالانکہ دیگر شعبوں میں اسے کسی اعتبار سے میں مدد نہیں کہا جا سکتا۔ تعلیمی حکام جبری تعلیم کی ترقی کیلئے سختی الامکان کوشش کر رہے ہیں۔ اور اب عوام کا فرض ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں ان کا ہاتھ بٹائیں اور لیبٹ ڈویژن میں اس وقت کی سوسائٹی نے بھی جبری تعلیم کا طریق نافذ نہیں کیا۔ اور یہ امر یقیناً متعلقہ رقبوں کے باشندوں کے لئے موجب فکر و درد ہونا چاہیے۔ یہاں کے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں اپنے نمائندوں پر زور دیں۔ کہ وہ بہت جلد جبری تعلیم کا طریق اختیار کریں۔ یہ امر بھی افسوسناک ہے۔ کہ ضلع لاہور باوجود اپنی خاص تعلیمی ہولسنوں اور باوجود اس امر کے کہ صوبہ پنجاب کا دار الحکومت اس ضلع کے اندر واقع ہے۔ جبری تعلیم کیلئے اس حد تک کوشاں نہیں ہوتا جتنا کہ اسے ہونا چاہیے۔ ضلع مذکور میں جبری تعلیم کے رقبوں کی تعداد میں سے زیادہ نہیں ۱۲

۱۲-۱۱ کے متن میں حکم ہے کہ اس وقت قادیان میں ایک سو تین ہیں۔ اور اس وقت سب سے ترقی یافتہ میں ۹۲ اور ۱۰۱ ہے۔ کپور دیگر ڈویژن میں بھی جبری تعلیم کی اشاعت کے لئے انبالہ ڈویژن کی اس سرگرمی دکھائیں گے۔

بے نظیر مترجم حمال شریف اور معراج حمال شریف

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ہم نے دو حمالیں مترجم اور معراج تیار کی ہیں جو کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ لکھائی نہایت اعلیٰ چھپائی عمدہ اور پاکیزہ کاغذ بہترین زرد اور سفید قسم اعلیٰ حجم نہایت ہی موزوں اور پسندیدہ۔ سوٹائی معراج ایک پنج اور سوٹائی مترجم سو اچھ۔ ترجمہ منظر معروضی نوٹ مترجم مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب معترض قرآن مجید۔ اللہ تعالیٰ کے ہمدرد ہر کہاجا سکتا ہے۔ کہ یقیناً اس سے قبل ایسی معراج اور ترجمہ والی حمال نہیں چھپ چکی۔ اور نہ چھپی۔ صرف ایک آنہ (اس کا ٹکٹ بھیکر نمونہ برائے ملاحظہ وصول فرمائیں۔ پھر اگر پسند آجائیں۔ تو حکم بھیجیں۔ طبعی زیادہ منگوائیں گے۔ رعایت کے ساتھ مل جائیں گی قیمت معراج ہر کاغذ زرد بلا جلد۔ قیمت معراج ہر کاغذ سفید اعلیٰ بلا جلد۔ قیمت مترجم۔ بلا جلد ہر۔ ساڑھے تین روپیہ۔ جلد ہر سے لیکر دس روپیہ تک حکم آنے پر بنائی جاتی ہے۔

نوٹ:- دس حمالوں کے خریدار کو ایک حمال مفت دی جاتی ہے۔

المشہد
تھیں

محمد امین محمد عبداللہ تاجران کتب قادیان ضلع گورداسپور

آنکھوں کی حفاظت کرو تندرستی کی قدر کرو

جس طرح ہماری ساختہ شہرہ آفاق دوا اکیرالبدن تمام جسمانی کمزوریوں کے لئے تریاق ثابت ہو رہی ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہماری ساختہ اکیرالبدن زرد بھی زرد سوئی سرمد بھی رخصت ہر۔ گلوسے۔ خارش چشم۔ جین پیولا۔ جلا۔ پانی بہنا۔ دستہ۔ خنجر۔ پڑبال ناخونہ۔ گوبانجی۔ روتہ۔ ابتدائی موٹیا بند۔ خونچک جلد امراض چشم کے لئے اکیر ثابت ہو رہا ہے۔ قیمت فی تولہ صرف سو روپیہ آٹھ آنہ۔ معمولی ڈاک علاوہ۔

ایک ڈاکٹر کی شہادت

جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب جنرل ہسپتال اکیاب (دہرا) سے لکھتے ہیں۔ کہ پہلے آپ کا سرمد بعض ریضوں کو منگوا کر دیا۔ نہایت مفید پایا۔ اب اپنے لئے ضرورت ہے۔ ایک تولہ بہت جلد بند پیروی پی بھیجیں۔

المشہد
تھیں

پینچر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

اٹھ سدا کا نام محافظ اٹھرا گولیاں بسٹرو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو موام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کیلئے مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب دوا اٹھرا اکیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول دوا ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رخ و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ ظالی گھرا آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھروسے ہوئے ہیں۔ ان لائقانہ گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ دیکھ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائے گا۔

المشہد
تھیں

عبدالرحمن خان غانی و خانہ رحمانی دیاپنجاہ

نذر اعلیٰ آلات دیگر مشینری

بلاد کے مشہور و معروف چارہ کترینکی مشینیں ڈٹو کے (آنجی ریٹ ڈبٹ) انگریزی مل۔ سیلنہ جات۔ فلور ملز۔ خراس ریل جلیاں (جانول سیواں) اور بارام روغن کی مشینیں منگوانے کیلئے ہماری باقصور فرمائش قیمت طلب فرمائیے۔ ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ قادیان ضلع

قادیان میں ارضی مکانات کے خواہشمند تو فرمائیں

اس وقت مزرعہ ذیل جاہل ادا قابل فروخت ہے۔ خواہشمند بہت جلد پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ جاہل ادا کا موقع دیکھنے کیلئے خود یا کسی کو اپنی طرف سے مقرر کر کے تسی کر لیں۔ (۱) ایک قطعہ زمین بر لب سڑک عمدہ موقع شہر کے قریب دو کنال قیمت بجا ب سنگ روپیہ فی تولہ (۲) ایک قطعہ زمین بر لب سڑک چار کنال مابین مکان حضرت نانا صاحب دبور ڈنگ ہائی سکول قیمت عیس روپیہ فی تولہ (۳) تین دوکانات نئی بنی ہوئی قیمت فی دوکان ڈیڑھ ہزار روپیہ۔ ایک مکان جس کا راجہ سو روپیہ سال ہے۔ اور تین سال کے لئے کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ ایک ہزار روپیہ میں مل سکتا ہے خط و کتابت بنام ن۔ معرفت امور عامہ

اشتہار زیر آرڈر۔ ۲ ضابطہ دیوانی باجلاس جناب شیخ محمد حسین صاحب سبج بہادر درجہ چہارم۔ مقام چونیاں

کھڑک سنگھ ولد نہال سنگھ۔ قوم جٹ ساکن موضع دیالڈوالہ تحصیل چونیاں۔ مدعی

فتا و دنا معلوم قوم گھار ساکن موضع چکسا۔ ۳۹ ایف تحصیل اوکاڑہ۔ ضلع شکر۔ مدعا علیہ

دعویٰ مبلغ ایک سو روپیہ قیمت ایک لکھن میں بنام فتا و دنا معلوم قوم گھار ساکن ۳۹ ایف تحصیل اوکاڑہ۔ ضلع شکر۔ مدعا علیہ

مقدمہ محمد جلال احوان میں درخواست دیوان علفی مدعی سے پایا گیا کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تمسک سے گریز کر رہا ہے۔ لہذا بندہ مستعد ہذا اس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ بتقریب ۱۹۲۲ء کو بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر عدالت ہذا میں حاضر ہو کر جواب دہی مقدمہ مذکور میں نہ کرے گا۔ تو حسب ضابطہ اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ میں لائی جاوے گی۔ تاریخ ۲۹

آج بنیبت دستخط ہارے و ہر عدالت سے جاری کیا گیا ۲۹ ہر عدالت دستخط حاکم

ہندوستان کی خبریں

حسب خیال مقامات پر عید بروز دو شنبہ بتاریخ ۱۲ اپریل منائی گئی۔ اسکا تاریخ کو قادیان میں عید منائی گئی۔ لاہور۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ کوٹاہ۔ دہلی۔ فیروز پور۔ اجیر۔ میرٹھ۔ لکھنؤ۔ الہ آباد۔ ملتان۔ سہارن۔ بھنڈا۔

۱۱ ہر دور۔ ۱۱ اپریل۔ ہر دور میں ہندوستان کا کثیر بیچ لے رہے ہیں۔ اور تعداد پر لمحہ بڑھ رہی ہے۔ پانچ لاکھ نفوس اس وقت بیچ چکے ہیں۔ عقید بیوگان کے مسئلہ پر ساتھی ہندو جاہ سے باہر ہو رہے ہیں۔ ہمارا جہ شاہ پور نے ۳ لاکھ روپیہ گورنمنٹ کانگریس کو ہندی کی تعلیم کے لئے دیا ہے۔

۱۱ آئندہ ایٹرنل کی تنظیموں میں راولپنڈی میں سکھوں کی تنظیمی کاغذات کا جو اجلاس منعقد ہونے والا ہے۔ اس عداوت کے لئے سردار جتو گندوڑ سنگھ وزیر محکمہ زراعت حکومت پنجاب کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے۔ سردار صاحب کا نفرس کے پرانے بیچ میں سے ہیں۔ اور ایک عرصہ تک نائب صدر بھی رہ چکے ہیں۔

۱۳ اپریل کی شام ایک ہوائی جہاز جس میں بیٹی ایسی سوار تھیں نیچے اترتے ہوئے ایک ٹکڑے سے ٹکرا کر بالکل الٹ گیا۔ اور تباہ ہو گیا۔ خوش قسمتی سے بیٹی ایسی اور ہوا بار جو جہاز کو چلا رہا تھا دونوں بچ گئے۔

۱۱ کلکتہ یکم اپریل۔ آج کل بنگال میں شادی کی تحریک نہایت ہی زور شور سے ہو رہی ہے۔ اور آریہ سماجی منتھانوں کو شدہ کر رہے ہیں۔ سیالوہ کے ڈسٹرکٹ محکمہ نے کل ایک ہندو مبلغ کی دفعہ ۱۴۱ قانون ترمیمات ہند کے ماتحت زبان ہندی کر دی ہے اس ہندو کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے بہت سے منتھانوں کو شدہ کیا ہے۔

۱۱ معاصر سنڈے ٹائمز اپنی تازہ ترین اشاعت میں لکھا ہے کہ ہمارا جہ کشمیر عنقریب یورپ تشریف لے جائے گا۔ اور آپ کا قیام وہاں تقریباً دو سال ہو گا۔

۱۱ آل انڈیا ہندو سماج کے جو تھے اجلاس میں جو پٹنہ میں عنقریب منعقد ہونے والا ہے۔ حسب ذیل دو پنجابیز کانٹوں دیا گیا ہے۔ ۱۱ ہندوؤں میں عموماً اور سکھوں میں خصوصاً جو ناراضگی ہمارا جہ نامہ کے ساتھ حکومت ہند کے طرز عمل سے پھیلی ہوئی ہے اس سے مد نظر رکھتے ہوئے ہندو سماج حکومت کو صلاح دی ہے۔ کہ وہ ہمارا جہ موصوف کو تخت پر بحال کر کے اپنی اس غلطی کو دور کرے جس سے عام ناراضگی پھیلی ہوئی ہے۔ (۲) ہندو سماج سکھوں سے اس موقع پر اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ کیونکہ وہ اس کا فرقہ دار دشمن ہے۔ اور ہندو سکھوں کو اپنے ہی مذہب کی ایک شاخ سمجھتے ہیں۔

دہلی ۹ اپریل۔ کل صبح شادی سماج کے دفتر دقت نیما بازار میں چوری ہو گئی۔ چھپرائی اور کنیش بکس غائب ہیں۔ پولیس اس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ تعداد چیک وغیرہ کی رقم ملا کہ تقریباً دس ہزار روپیہ چوری گیا ہے۔ چھپرائی مذکور ضلع گونڈہ کا رہنے والا ہے۔

دہلی ۵ اپریل۔ سوامی چندا مندرجی میٹری بھارتیہ ہندو شادی سماج نے ہندو دھرم پر گھوڑ سنگٹ کے عنوان سے ایک اشتہار تیار کیا۔ ہندو دھرم پر چارک پر بس میں چھپا کر شائع کیا تھا۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ اشتہار سرکار نے ضبط شدہ قرار دیدیا ہے۔

نواہ حسن نظامی اور ان کے مریدین کی طرف سے احمد آباد شادی مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر سلیمان ابراہیم مالک و ایڈیٹر اخبار "آفتاب اسلام" احمد آباد پر زیر دفعہ ۱۱۰ تفریبات ۱۱۰۰ کے تحت ایک مقدمہ چلا گیا۔ جس میں مسٹر عدالت نے مقدمہ دائر کیا ہے۔ اب تک مقدمہ کی چار پیشیاں ہو چکی ہیں۔

پاک پٹن کے نزدیک ایک چک میں جھینس نے ایک بچہ دیا۔ جس کی آٹھ ٹانگیں اور دو دھڑ تھے۔ پیشاب اور پاخانہ کی بھی دو دو جگہیں ہیں۔ بچہ بارہ تیرہ دن زندہ رہ کر مر گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ اورون وائسرائے نے ہندو سرنگ سے واپس ہو کر شملہ میں اس ماہ کے وسط میں بیچ جائیں گے۔

۱۱ امرتسر۔ ۵ اپریل۔ شرومنی گوردوارہ پر ہندو چک کیٹی نے اپنے ایک عام اجلاس میں ایک سب کمیٹی مقرر کی۔ جو ہندو دور کرے گی۔ جو پٹن کے اخبارات اور پٹنہ میں پیدا ہو گئی ہے۔ بعد ازاں ایک ریزولوشن پاس کیا گیا۔ جس میں سکھ ممبران پنجاب کو نسل سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ کونسل میں اپنی نشستوں سے مستعفی ہو جائیں۔ اس ریزولوشن کے پاس ہونے کے بعد سردار زائن سنگھ پیرسٹر مہر کونسل نے کہا۔ کہ وہ اور ان کے چھ ساتھی سردار اجلی سنگھ۔ سردار پرتاپ سنگھ۔ سردار پیر سنگھ۔ سردار بوٹا سنگھ۔ سردار سنتا سنگھ اور سردار کنندن سنگھ اپنی نشستوں سے مستعفی ہونے کے لئے تیار ہیں۔

۱۱ میسور یکم اپریل۔ ہمارا جہ صاحب میسور صلیب میں آگے ہیں۔ اور جاح مسجد کی افتتاحی رقم ادا کریں گے۔ یہ مسجد چالیس ہزار کے خرچ پر تیار ہوئی ہے۔

۱۱ حیدرآباد سندھ ۵ اپریل۔ لاڈکانہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فیصلے نے ہندوؤں نے پٹنہ مال ہند کر دی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان صلح کی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ مسلمان مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ عورت کے نابالغ بچے مسلمانوں کے حوالے کر دیے جائیں۔ اور وہ مسلمان لڑکی جو اس برہمنی کے سابقہ شوہر کے ساتھ باہمی گئی تھی۔ واپس کر دی جائے۔ جن لوگوں کا مال ہوتا گیا

ہے۔ ان کو دو فوجیں چبندہ کر دیں۔ جن لوگوں کے مقدمے چل رہے ہیں۔ انہیں بحیثیت قوم ہندوئی جانے۔ مسلمان اظہار اخوش کریں اور آئندہ کے لئے ضمانت دیں۔ ہندو نیچا بیت نے پہلی شرط کے واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ اور دوسری شرط کے متعلق کہا۔ کہ مسلمان اندازہ نقصان کے بعد کٹھی رقم دیں۔ مسلمان ہندوؤں کی ان شرائط کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ وہ پہلی شرط پر بہت مصر نظر آتے ہیں۔

لکھنؤ ۶ اپریل۔ آج شہرے۔ اسی ڈی۔ بی مہلشن پیشاب نچ لے گا کہ وہی کے مقدمہ سازش کا فیصلہ سنا دیا۔ اس مقدمہ کے کل لازم بائیس تھے۔ تین کو سزائے موت ملی۔ ایک کو عبور دریا سے ٹھونکی سزا دی گئی۔ ایک کو ۱۱ سال قید با مشقت۔ پانچ کو دس سال ۱۱ کو سات سات سال۔ ۱۱ کو پانچ پانچ سال قید با مشقت کی سزا دی گئی۔ دو سزیم بری ہو گئے۔ دو کو جو سلطان کی گواہ بن گئے تھے معاف کر دیا گیا۔ یہ مقدمہ ہندوستان میں سب سے بڑا سازش کا مقدمہ تھا ڈھائی سو سے زیادہ گواہ استغاثہ کی طرف سے پیش ہوئے۔ دستاویزات و اشیا جٹ کے طور پر کوئی گواہ سو کاغذات پیش کیے گئے۔

سرینگر ۶ اپریل۔ ہندو کنیسج وائسرائے نے ہمارا جہ کشمیر کی صحت میں مقامی ادارہ جات کا سامنے کیا۔ آپ غلہ کی منتھانوں کو تلوں۔ سکولوں اور مندرجی دو سکولوں۔ بنک کے دفاتر اور دیگر مندرجہ تفریبات پر گئے۔ ۱۱ اپریل کو مرغابی کا شکار ہو گا۔ ۱۲ کو دھڑ تھے ہو گی۔ اور دھڑ تھے شملہ گوردوارہ پر جائیں گے۔

۱۱ لاہور کے ڈسٹرکٹ پیرسٹر شیخ محمد امین سابق مللہ ساگر چند پیرسٹر ایک اپیل کے سلسلے میں سر جسٹس آغا حیات نے سر جسٹس نے اس معاملہ کی رپورٹ چیف جسٹس کو کر دی۔ جنہوں نے شیخ محمد امین کا مطالبہ فل بیج کے سلسلے میں ہونے کا حکم جاری کر دیا۔ شیخ محمد امین سے جواب طلب کیا ہے۔ کہ وہ وجہ بیان کریں۔ کہ فرسٹ و کلاس سے ان کا نام کیوں نہ خارج کر دیا جائے۔ ۱۲ اپریل کو ہندو سر جسٹس براڈ وے سر جسٹس فورڈ اور ایک اور بیج پر مشتمل فل بیج کے سامنے ہو گا۔

۱۱ کونسل صوبجات ہند کے تازہ اجلاس میں سر بیدار نے یہ کہا۔ کہ جیل خانوں میں کمی قسم کی مذہبی تعلیم نہ دیا جائے۔ ورنہ یہ پنڈت اور نووی دہاں بھی گرہ بڑھا دیں گے۔

۱۱ عبد الرشید نے سشن جج دہلی کے فیصلے کے خلاف عدالت عالیہ پنجاب میں اپیل دائر کیا تھا۔ لیکن ابھی تک اس اپیل کی سماعت کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔

۱۱ پٹنہ لکھائی۔ ۵ اپریل۔ عظیم الذین پٹنہ مشہور تلفظ دارالکرام کی زوجہ محترمہ اور ان کے ایک ملازم کو کسی نے ان کے گاؤں میں قتل کر ڈالا۔ تعین طبی معائنے کے لئے بھیج دی گئی ہیں۔ عظیم الذین کا نام پٹنہ زفر دارانہ ندادت میں بہت مشہور ہو گیا تھا۔

اور ہندو پٹنہ دارالکرام کے لئے